www.saharaexpressdaily.com saharaexpressranchi@gmail.com saharaexpress123@gmail.com saharaexpressnews@gmail.com

Urdu Daily Published From Ranchi,Patna & Delhi

روزنامہ سہارا ایکسپریس رانچی

SAHARA EXPRESS,RANCHI

RNI.NO.JHURD/2012/45029 Vol:13 Issue:333 12.12.2024 THURSDAY Re.01 Page:08

جلد نمبر:13 شمارہ:۳۳۳/جمعرات/۱۲/دسمبر/۲۰۲۴/مطابق/۹/جمادی الآخر ۱۴۴۶ھ/ صفحات:08

جھارکھنڈ اسمبلی میں 11697 کروڑ روپے سے زیادہ کا ضمنی بجٹ پیش کیا گیا

رانچی، 11 دسمبر (اسٹاف رپورٹر) جھارکھنڈ اسمبلی کے چھٹے اجلاس کے تیسرے دن بدھ کو وزیر خزانہ رادھا کرشنا کشور نے مالی سال 2024-25 کے لیے 45.11697 کروڑ روپے کا دوسرا ضمنی بجٹ ایوان میں پیش

کیا۔اس میں خواتین، بچوں کی ترقی اور سماجی تحفظ کے محکمے کے کیے گئے ہیں۔دوسرے ضمنی بجٹ میں خواتین اور بچوں کی ترقی یوجنا کے تحت غریب خواتین کو ہر ماہ 2500 روپے دینے کے دن گورنر کے خطاب کے بعد ضمنی بجٹ پیش کیا گیا۔ضمنی بجٹ پر بعد ضمنی بجٹ اور متعلقہ مختص بل کو منظوری مل جائے گی۔دوسرا بعد اسمبلی اسپیکر رابندر ناتھ مہتو نے ایوان کی کارروائی 12 دسمبر ذریعہ پیش کردہ ضمنی بجٹ میں خواتین اور بچوں کی ترقی کے محکمہ

لیے زیادہ سے زیادہ 55.6390 کروڑ روپے تجویز کے لیے مختص 6390 کروڑ روپے کا التزام میاں سمان لئے کیا گیا۔اسمبلی کے چار روزہ اجلاس کے تیسرے بجٹ سیشن کے آخری روز جمعرات کو ہوگی۔اس کے ضمنی بجٹ پیش ہونے اور کچھ اہم پارلیمانی کام کے کی صبح 11 بجے تک ملتوی کر دی۔نئی حکومت کے کے بعد محکمہ توانائی کو 92.2577 کروڑ روپے کا

دوسرا سب سے بڑا خرچ ملے گا۔ بتایا گیا ہے کہ یہ رقم 200 یونٹ مفت بجلی اور دیگر محکمانہ اسکیموں کے لیے منظور کی گئی ہے۔اس کے بعد محکمہ داخلہ، جیل اور ڈیزاسٹر مینجمنٹ کے لیے 96.445 کروڑ روپے اور اسکولی تعلیم اور خواندگی کے محکمے کے لیے 69.574 کروڑ روپے کی تجویز ہے۔

شہنشاہ جذبات دلیپ کمار کے یوم پیدائش کے موقع پر

ممبئی، 11 دسمبر (یواین آئی) شہنشاہ جذبات دلیپ کمار کا نام بالی ووڈ میں ایک ایسے

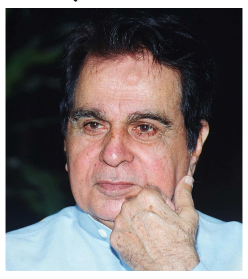

اداکار کے طور پر یاد کیا جاتا ہے جنہوں نے اپنی زبردست اداکاری اور زبردست ڈائیلاگ ڈیلیوری سے سینما شائقین کے دلوں پر انمٹ نقوش چھوڑے۔ہندی سینما کے لازوال فنکار دلیپ کمار 11 دسمبر 1922 کو پشاور کے قصہ خوانی بازار میں پھلوں کے تاجر غلام سرور خان کے یہاں یوسف خان کے نام سے پیدا ہوئے۔دلیپ کمار کے والد کے پھلوں کے باغات ناسک (مہاراشٹر) کے قریب تھے اس لیے ان کی ابتدائی تعلیم کا آغاز ناسک کے قریب دیولالی کے برنس اسکول سے ہوا۔غالباً 1932 میں ان کے خاندان نے ہمیشہ کے لئے ممبئی کو اپنا ٹھکانہ بنالیا۔انجمن اسلام اسکول سے میٹرک اور خالصہ کالج سے بی اے کرنے کے بعد انہیں پونا کے ملٹری کینٹین میں مینیجر کی نوکری مل گئی۔وہ 1942 کا پرآشوب سال تھا جب پورے ہندوستان میں آزادی اور تقسیم کے نعرے گونج رہے تھے،نوجوان یوسف خان اپنے والد کے ایک دوست کے ہمراہ شوٹنگ دیکھنے بمبئے ٹاکیز پہنچے۔

ہنگامہ آرائی کے باعث راجیہ سبھا کی کارروائی دوپہر 12 بجے تک ملتوی

ہنگامہ آرائی کے باعث راجیہ سبھا کی کارروائی دوپہر 12 بجے تک ملتوی

نئی دہلی، 11 دسمبر (یواین آئی) حکمراں پارٹی اور اپوزیشن کی ہنگامہ آرائی کی وجہ سے راجیہ سبھا کی کارروائی دوپہر 12 بجے تک ملتوی کردی گئی،جس کی وجہ سے اس ہفتے مسلسل تیسرے دن بھی وقفہ صفر نہیں ہو سکا۔جب ایوان کی کارروائی شروع ہوئی تو چیئرمین جگدیپ دھنکھڑ نے ضروری دستاویزات میز پر رکھوانے کا کام مکمل کرایا۔اس کے بعد انہوں نے کہا کہ رول 267 کے تحت 5 نوٹس موصول ہوئے ہیں۔ انہوں نے ایک نوٹس ڈاکٹر جان برٹاس کی جانب سے موصول ہونے کا ذکر کیا،اسی وقت دونوں کے فریقوں کے ارکان ہنگامہ اور نعرہ بازی کرنے لگے۔ہنگامہ آرائی کے درمیان مسٹر دھنکھڑ نے پارلیمانی امور کے وزیر کرن رجیجو سے کہا کہ وہ اپنے خیالات پیش کریں۔مسٹر دھنکھڑ کے خلاف کانگریس کی طرف سے دی گئی نوٹس کا حوالہ دیتے ہوئے مسٹر رجیجو نے کہا کہ کسان کے بیٹے نے اس اعلیٰ ترین عہدہ پر رہ کر ملک کی خدمت کی ہے۔

انہوں نے کہا کہ ہم شروع سے دیکھ رہے ہیں کہ اپوزیشن نہ تو جمہوریت پر یقین رکھتا ہے اور نہ ہی ایوان کے وقار کا خیال۔ انہوں نے اپوزیشن ارکان سے کہا کہ آپ لوگ اس ایوان کے رکن ہونے کے لائق نہیں اور نہ ہی آپ کے پاس اس کا حق ہے۔ملکی سالمیت اور خودمختاری پر کوئی آنچ نہیں آنے دیں گے۔

مسٹر رجیجو نے کہا کہ اپوزیشن ارکان کی نظر میں نائب صدر اور ایوان کے چیئرمین کے عہدوں کا کوئی وقار اور کوئی احترام نہیں ہے۔ان کے خلاف نوٹس دیا گیا ہے جب کہ مسٹر دھنکھڑ نے جمہوریت کی پیروی کرتے ہوئے ایوان کو آئین کے دائرے میں چلانے کا کام کیا ہے۔

ریٹائرڈ ڈسٹرکٹ جج دنیش کمار شرما کی کتاب (”آف پیٹلس اینڈ فریگرینس ان دی فلاور آف جسٹس“) سپریم کورٹ کے جسٹس کے۔وی وشواناتھن ہوٹل تاج سٹی سنٹر پٹنہ میں

پٹنہ: کتاب کی تعریف کرتے ہوئے مہمان خصوصی جسٹس وشواناتھن نے کہا کہ یہ کتاب، جو کہ ایک ضلعی عدالت کے جج کے تجربات پر مبنی ہے، نہ صرف مسائل کو اجاگر کرتی ہے، قانون کی کئی جہتوں کو چھوتی ہے، بلکہ ان کے حل کو بھی پیش کرتی ہے۔ جو عدلیہ کو مضبوط کرنا چاہتے ہیں۔ پٹنہ ہائی کورٹ کے جسٹس آشوتوش کمار نے کہا کہ انصاف میں معیار کی ساکھ سے برقرار رکھنے کے لیے اس کتاب کا مطالعہ ضروری ہوگا۔ سینئر ایڈوکیٹ ابھیشیک منوسنگھوی نے مصنف کی اسکالرشپ کی تعریف کی اور اس کتاب کو آنے والی نسل کے لیے ایک اعزاز قرار دیا۔ چانکیہ لاء یونیورسٹی پٹنہ کے وائس چانسلر ڈاکٹر فیضان مصطفیٰ نے کہا کہ کتاب میں کئی اہم سوالات اٹھائے گئے ہیں جن پر توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ مصنف نے کہا کہ زندگی کے وجود کا ثبوت سوچ ہے اور اس فلسفے پر عمل کرنے کا نتیجہ یہ کتاب ہے جس کے خیالات تجربے پر مبنی ہیں۔ مصنف کے بیٹے سدھارتھ شرما ایڈوکیٹ نے آنے والے مہمانوں کا خیر مقدم کیا۔ ایڈوکیٹ فوزیہ شکیل نے کارروائی چلائی اور ایڈوکیٹ پرشانت نے شکریہ ادا کیا۔ پٹنہ ہائی کورٹ کے ججز، وکلاء اور کئی معززین موجود تھے۔

درجہ فوقانیہ اور مولوی امتحانات 2025 کا Dummy RegistrationCard آن لائن جاری: ایڈمنسٹریٹر

وقت مقررہ پر صدر مدرس اور امیدوار ڈمی رجسٹریشن کارڈ کی بنیاد پر اصلاح کرانا یقینی بنائیں: ڈاکٹر محمد نور اسلام

پٹنہ 11 دسمبر۔ڈاکٹر محمد نور اسلام، کنٹرولر آف اکزامنیشن، بہار اسٹیٹ مدرسہ ایجوکیشن بورڈ، پٹنہ نے جناب بیدھ ناتھ یادو، ایڈمنسٹریٹر بہار اسٹیٹ مدرسہ ایجوکیشن بورڈ اور سکریٹری جناب شاہ جہاں کے حوالے سے تمام مدارس کے پرنسپل / صدر مدرس/گارجین اور طلباء وطالبات کو اطلاع دی ہے کہ سال 2025 کے فوقانیہ ومولوی امتحانات کا ڈمی رجسٹریشن کارڈ بہار اسٹیٹ مدرسہ ایجوکیشن بورڈ پٹنہ کے ویب سائب۔www.bsmeb.org پر آن لائن جاری کر دیا گیا ہے۔طلبا وطالبات ڈمی رجسٹریشن کارڈ بہار اسٹیٹ مدرسہ ایجوکیشن بورڈ کے ویب سائٹ سے ڈاؤن لوڈ کر سکتے ہیں۔

ڈاکٹر محمد نور اسلام کنٹرولر آف اکزامنیشن و دلشاد مستقیم نائب ناظم امتحانات نے مشترکہ طور پر پرنسپل/صدر مدرس/گارجین اور طلباء وطالبات کو واضح کیا ہے کہ رجسٹریشن کارڈ ڈاؤن لوڈ کر اسے اچھی طرح سے جانچ لیں، اگر (نام، والد کے نام، والدہ کے نام،جنس،تصویر اور دستخط) اس میں کسی طرح کی کوئی غلطی ہے تو اس کیلئے بورڈ کے میل آئی ڈی۔help.bsmeb@gmail.com پر ایک درجہ پہلے کا یعنی فوقانیہ امیدوار وسطانیہ، مولوی امیدوار فوقانیہ سرٹیفکٹ منسلک کر کے مورخہ۔18.12.2024 تک درخواست دے سکتے ہیں۔درخواست پر کارروائی گزشتہ سرٹیفکٹ کی بنیاد پر ہی کی جائے گی۔ساتھ ہی یہ بھی واضح کرنا ہے کہ والد اور والدہ کے نام میں Spelling Mistake ہے تو اس کی اصلاح کی جائے گی نام کی تبدیلی پر ہرگز کارروائی نہیں کی جائے گی۔وہیں اگر کسی امیدوار کا رجسٹریشن کارڈ ڈاؤن لوڈ نہیں ہو رہا ہے تو وہ تمام شواہد کے ساتھ ریجنل دفتر پورنیہ اور پٹنہ دفتر سے رجوع کریں۔

واضح ہو کہ ڈاکٹر محمد نور اسلام نے مزید کہا کہ وقت مقررہ پر صدر مدرس اور امیدوار ڈمی رجسٹریشن کارڈ کی بنیاد پر اپنی اصلاح کرالیں۔متعینہ وقت کے بعد کسی بھی طرح کی اصلاح کی گنجائش نہیں ہوگی۔ بصورت دیگر اس کی تمام تر ذمہ داری پرنسپل / صدر مدرس پر عائد ہوگی۔

درگاہ اجمیر شریف پر سوال اٹھانا ملک کے اتحاد پر حملہ ہے-محمد شفیع۔ایس ڈی پی آئی

اجمیر۔(پریس ریلیز)۔سوشل ڈیموکریٹک پارٹی آف انڈیا (SDPI) کے زیر اہتمام 11 دسمبر 2024 کو اجمیر درگاہ کی انجمن کمیٹی کے دفتر میں ایک پریس کانفرنس کا انعقاد کیا گیا۔ پریس کانفرنس میں ایس ڈی پی آئی قومی نائب صدر محمد شفیع، سنودھان سرکشا آندولن کے سکریٹری اور انڈین بدھسٹ سوسائٹی کے قومی صدر راج رتن امبیڈکر نے ایس ڈی پی آئی قومی جنرل سکریٹری یاسمین فاروقی، ڈاکٹر سرور چشتی، سکریٹری اجمیر درگاہ شریف انجمن کمیٹی اور راجستھان ریاستی صدر اشفاق حسین موجود رہے۔ پریس کانفرنس سے خطاب میں پارٹی کے قومی نائب صدر محمد شفیع نے 800 سال پرانی درگاہ اجمیر شریف کی تاریخی اہمیت کو واضح کرتے ہوئے ایک سخت بیان دیا۔انہوں نے کہا کہ یہ درگاہ ہمیشہ سے مذہبی اور ثقافتی اتحاد کی علامت رہی ہے۔شفیع نے نشاندہی کی کہ مغلیہ سلطنت کے دوران قائم ہونے والے مقدس مقام کو مراٹھوں، راجپوتوں اور سندھیوں جیسے غیر مسلم حکمرانوں کی بھی مکمل حمایت حاصل تھی، جو 1719 سے 1947 تک جاری رہی۔ یہاں تک کہ انگریز حکمران بھی اس درگاہ کے تقدس کو تسلیم کرتے اور اس کا احترام کرتے تھے۔محمد شفیع نے کہا کہ ✕✕ درگاہ اجمیر شریف کے تقدس پر کبھی کسی نے سوال نہیں اٹھایا، چاہے وہ اقتدار میں کوئی بھی کیوں نہ ہو۔لیکن وزیر اعظم مودی کے دور میں اس کی مذہبی اور تاریخی اہمیت پر سوال اٹھائے جا رہے ہیں۔ بدقسمتی کی بات ہے کہ آج ایسے تخریبی عناصر کی حوصلہ افزائی کی جا رہی ہے جو ملک کے اتحاد اور فرقہ وارانہ ہم آہنگی کو نقصان پہنچانے کی کوشش کر رہے ہیں.✕✕ حکومت پر ملک میں اس طرح کے تقسیم کے ماحول کو فروغ دینے کا الزام لگاتے ہوئے انہوں نے کہا کہ یہ ہندوستان کے سیکولر ڈھانچے کو کمزور کرنے کی سازش ہے۔انہوں نے یہ بھی واضح کیا کہ ان کی پارٹی ایسی مذموم کوششوں کی پوری طاقت سے مخالفت کرے گی۔محمد شفیع نے سپریم کورٹ سے اپیل کی کہ وہ نچلی عدالتوں کے فیصلوں کو کالعدم کرے جنہوں نے مذہبی مقامات کی حیثیت پر سوال اٹھانے والے سروے یا درخواستوں کو قبول کیا ہے۔ انہوں نے وشو ہندو پریشد کے ایک پروگرام میں الہ آباد ہائی کورٹ کے جج شیکھر یادو کے مسلم کمیونٹی کے خلاف کئے گئے تبصروں پر بھی شدید ناراضگی کا اظہار کیا۔شفیع نے کہا، اس طرح کے تبصروں نے عدلیہ میں مسلم

کمیونٹی کے اعتماد کو متزلزل کر دیا ہے۔ یہ نہ صرف وزیر اعظم مودی کے لیے بلکہ سپریم کورٹ کے چیف جسٹس سنجیو کھنہ کے لیے بھی عدلیہ کی غیر جانبداری کو بحال کرنے اور آئین کی سیکولر اقدار کی حفاظت کے لیے ایک چیلنج ہے۔محمد شفیع نے اہل وطن سے اپیل کی کہ وہ مذہبی مقامات کی سیاست کی مخالفت کریں اور ملک کے اتحاد اور ثقافتی ورثے کو بچانے کے لیے متحد ہو جائیں۔انہوں نے خبردار کیا کہ ان مقامات کے تقدس کو نقصان پہنچانے کی کسی بھی کوشش کے ملک کے استحکام اور اتحاد کے لیے سنگین نتائج ہو سکتے ہیں۔سوشل ڈیموکریٹک پارٹی آف انڈیا (SDPI) نے اجمیر کی مقامی عدالت میں دائر درخواست میں وزیر اعظم نریندر مودی کے سب کا ساتھ، سب کا وکاس، سب کا وشواس کے عزم پر سوالات اٹھائے ہیں۔ پارٹی نے اس نعرے کو سفید فراڈ قرار دیا اگر یہ سب کے لیے انصاف کو یقینی نہیں بناتا ہے۔عرضی میں دعویٰ کیا گیا ہے کہ اجمیر درگاہ شریف کے نیچے ایک مندر ہے جس سے ملک میں سیکولرازم پر بحث چھڑ گئی ہے۔ پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے سنودھان سرکشا آندولن کے سکریٹری اور انڈین بدھسٹ سوسائٹی کے قومی صدر راج رتن امبیڈکر نے کہا کہمیں اجمیر درگاہ کے جاری مسئلہ میں بدھسٹ سوسائٹی آف انڈیا کا موقف واضح کرنا چاہتا ہوں۔جب ہندوستان نے آزادی کے بعد مذہبی مقامی ایکٹ کو 1991 کو بنایا۔لیکن مذہبی مقامات کو 1947 کی حیثیت کو قبول کیا۔،یعنی 1947 میں جو عبادت گاہ جس مذہب کی تھی اس کو قبول کیا جائے گا۔اس حیثیت کو ہندوستان نے قبول کیا ہے، ہندوستان کے آئین میں اسے قبول کیا گیا ہے۔آج اس قانون کی خلاف ورزی کی جا رہی ہے، اور اگر اس طرح کی تحقیقات کی اجازت دی جا رہی ہے، اگر اس بات کی جانچ کرنے کی اجازت دی جا رہی ہے کہ آیا اس کے نیچے مندر ہے یا کیا ہے، اگر یہ معلوم کرنے کی اجازت دی جا رہی ہے کہ آیا عدالت دے رہی ہے یا تحقیقات کروا رہی ہے؟ لہٰذا بدھسٹ سوسائٹی آف انڈیا بھی اس میں پیچھے نہیں رہے گی اور ایسی صورت حال میں بدھسٹ سوسائٹی آف انڈیا ان بدھ وہاروں کی تحقیقات کا مطالبہ کرے گی جن پر مندروں نے قبضہ کر لیا ہے۔ہم بدھ مت کی جماعتیں کسی مندر یا مسجد کی تحقیقات نہیں چاہتیں، ہم 1947، 1950 کے موقف کو تسلیم کرتے ہیں، ہم ہندوستان کے آئین کو تسلیم کرتے ہیں، ہم 1991 کے ایکٹ کو بھی تسلیم کرتے ہیں اور اسی لیے ہم یہ نہیں چاہتے ،لیکن اگر کوئی اس ملک کے سماجی ڈھانچے کو خراب کرنے کی کوشش کر رہا ہے اور کوئی سیکولرازم کو ختم کرنے کی کوشش کر رہا ہے۔اس لیے ہم اس ایکٹ کا خیال رکھ رہے ہیں، کیوں کہ کسی کو یہ نہیں بھولنا چاہیے کہ اس ملک میں بدھ مت کی جماعتیں بھی موجود ہیں، اس لیے اگر آپ اس طرح کی تحقیقات کرائیں تو بدھ مت بھی پیچھے نہیں رہیں گے۔ہم ان بدھ وہاروں کی بھی تحقیقات کا مطالبہ کریں گے جن پر قبضہ کیا گیا ہے اور میں نے اس طرح کی دو عرضیاں پہلے ہی تیار کر رکھی ہیں، میری پہلی عرضی تروپتی بالاجی مندر پر ہے اور دوسری سومناتھ مندر پر ہے۔ اگر نریندر مودی جی اس طرف توجہ نہیں دیتے ہیں، تو بدھسٹ سوسائٹی آف انڈیا کی طرف سے ہم عدالت میں اپنی درخواستیں بھی دائر کریں گے۔ پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے ایس ڈی پی آئی قومی جنرل سکریٹری یاسمین فاروقی نے اجمیر درگاہ کے تعلق سے دائر پٹیشن کو آئین کے سیکولر اصولوں کو چیلنج قرار دیا۔انہوں نے کہا،✕✕ یہ عرضی بابا صاحب بھیم راؤ امبیڈکر کے بنائے ہوئے آئین کا امتحان ہے۔وزیر اعظم مودی، آئین کے سب سے بڑے محافظ کے طور پر اس پر بیان دینا چاہئے۔خواجہ صاحب کے کروڑوں پیروکار ان کے جواب کے منتظر ہیں۔وزیر اعظم کے لیے تین مواقع ہیں۔ یاسمین فاروقی نے کہا کہ دسمبر کے مہینے میں وزیر اعظم مودی کے لیے تین اہم مواقع کا ذکر کیا، جن کے ذریعے وہ انصاف اور شمولیت کے تئیں اپنی وابستگی کا مظاہرہ کر سکتے ہیں۔

پولیس نے جعلی اویو برانڈڈ ہوٹلوں کے خلاف مشترکہ آپریشن شروع کردیا

غازی آباد، دسمبر، 2024: غازی آباد پولیس نے OYO کے ساتھ مل کر ایک مشترکہ آپریشن شروع کیا ہے، جس کا بنیادی مقصد بغیر اجازت OYO برانڈنگ والے غیر قانونی ہوٹلوں کے خلاف کارروائی کرنا ہے۔ یہ اقدام اویو کی جانب سے غازی آباد کے صاحب آباد علاقے میں واقع 10 سے زائد ہوٹلوں کے خلاف پولیس میں شکایت درج کرانے کے بعد سامنے آیا ہے جنہوں نے بغیر اجازت کمپنی کا نام اور لوگو استعمال کیا تھا۔ اویو نے پہلے ان ہوٹلوں کو قانونی نوٹس بھیجا تھا جس میں ان سے اپنی برانڈنگ ہٹانے کا مطالبہ کیا گیا تھا۔ اس مہم کے تحت پولیس نے ان ہوٹلوں کا دورہ کیا اور ہوٹل انتظامیہ کو جعلی OYO برانڈنگ کے قانونی نتائج سے خبردار کیا۔ یہ مہم OYO کے قومی پروگرام کا ایک حصہ ہے جس کا مقصد مہمانوں کے لیے محفوظ اور محفوظ رہائش کو یقینی بنانا، بیداری پھیلانا، اسٹیک ہولڈرز کو تعلیم دینا، اور ہوٹلوں میں غیر اخلاقی سرگرمیوں کے خلاف باہمی تعاون کے ساتھ رویہ اختیار کرنا ہے۔ یہ غیر قانونی ہوٹل اکثر صارفین کو گمراہ کن اشتہارات اور کم معیار کی سہولیات کو فروغ دیتے ہیں، جس سے برانڈ کی ساکھ کو نقصان پہنچتا ہے اور نادانستہ مسافروں کو تکلیف ہوتی ہے۔ OYO انڈیا کے چیف آپریٹنگ آفیسر ورون جین نے کہا،" یہ اقدام ہمارے پارٹنر ہوٹلوں میں مہمانوں کے قیام کے تجربے کو بڑھانے کے لیے ہماری مسلسل کوششوں کا حصہ ہے۔ قانون نافذ کرنے والے اداروں کے ساتھ ہماری شراکت اس بات کو یقینی بنائے گی کہ ہمارے نام پر چلنے والے جعلی ہوٹلوں کے خلاف کارروائی کی جائے

دسویں جماعت کے نصاب میں شامل درخشاں اردو کے مختصر ترین سوالات وجوابات۔قسط (21)

حصہ نظم ۔مثنوی۔گلزار نسیم (دیاشنکر نسیم) مختصر ترین سوالات

سوال ۔زیر نصاب مثنوی میں کسی واقعہ کو نظم کیا گیا ہے؟

جواب ۔زیر نصاب مثنوی میں بکاولی کے آنے اور اس کے وزیر بننے کی تصویر پیش کی گئی ہے۔ بادشاہ زین الملوک کے دربار میں پہنچ کر بکاولی اپنی غیر معمولی اور سحر انگیز شخصیت کی وجہ سے وزیر بن جاتی ہے اور پھر اپنے محبوب تاج الملوک کو تلاش کرتی ہے۔

سوال ۔نسیم کا پورا نام کیا تھا؟

جواب ۔نسیم کا پورا نام دیاشنکر نسیم تھا

سوال ۔نسیم کی پیدائش کب ہوئی ؟

جواب ۔نسیم کی پیدائش 1811 میں ہوئی تھی

سوال ۔نسیم کی مشہور مثنوی کا نام لکھیے

جواب ۔نسیم کی مشہور مثنوی " گلزار نسیم" ہے۔

سوال ۔نسیم کے والد کا نام لکھیے۔

جواب ۔نسیم کے والد کا نام گنگا پرشاد کول تھا۔۔

اعجاز احمد اصلاحی گرول علی نگر دربھنگہ ضلع نمائندہ سہارا ایکسپریس پٹنہ رانچی ودہلی

پروجیکٹ سائنٹسٹ سمیت 133 عہدوں کیلئے فارم 23 دسمبر تک

اہلیت رکھنے والے خواہش مند امیدوار ضرور فارم بھریں: امتیاز احمد کریمی

پٹنہ (اسٹاف رپورٹر) نیشنل انسٹی ٹیوٹ آف اوشن ٹیکنالوجی (این آئی او ٹی)، چنئی میں پروجیکٹ سائنٹسٹ، پروجیکٹ ٹیکنیشین سمیت مختلف عہدوں پر کنٹریکٹ بحالی کے لئے آن لائن درخواست فارم طلب کئے گئے ہیں۔ خواہش مند اور اہل امیدوار اس کی ویب سائٹ www.niot.res.in پر جا کر آن لائن فارم بھر سکتے ہیں۔ آن لائن فارم بھرنے کا عمل 23 دسمبر 2024 تک جاری رہے گا۔ یہ باتیں امتیاز احمد کریمی نے تعلیم یافتہ بے روزگار نوجوانوں کے مفاد میں بتائی ہیں۔ جناب کریمی نے بتایا کہ امیدار کے پاس کسی بھی منظور شدہ یونیورسٹی/ ادارہ سے کم سے کم 60 فیصد نمبرات کے ساتھ میکانیکل/تھرمل/ پروڈکشن/ مائیکرو بایولوجی وغیرہ سے متعلق شعبے میں ایم ای/ ایم ٹیک/ ایم ایس سی کی ڈگری اور 3 سال کام کرنے کا تجربہ بھی ہو۔ امیدار کی عمر 40 سال سے کم ہونی چاہئے۔ جناب کریمی نے کہا کہ امیدوار مزید تفصیلات اوپر ویب سائٹ سے حاصل کر سکتے ہیں۔ جناب کریمی نے کہا کہ اہل امیدوار ضرور فارم بھریں۔ دل و جان سے کمپٹیشن کی تیاری کریں۔ محنت سے کامیابی ملتی ہے۔ جناب کریمی نے کہا کہ طلبا وطالبات ہر طرح کے مقابلہ جاتی امتحان کے لئے خود کو تیار رکھیں۔ کوئی بھی مقالہ جاتی امتحان خواہ روزگار حاصل کرنے کے لئے ہو یا اعلیٰ تعلیم کے حوصلہ کے لئے داخلہ ٹسٹ ہو، آپ ضرور فارم بھریں۔ انہوں نے کہا کہ بہار میں نتیش حکومت کی جانب سے تعلیمی شعبے میں کافی کام ہو رہے ہیں۔ اقلیتوں کے لئے کئی اضلاع میں اقلیتی اسکول مع ہاسٹل قائم ہوئے ہیں۔ عزت مآب وزیر اعلیٰ بہار جناب نتیش کمار نے بہار میں تعلیمی انقلاب لانے کی کوشش کی ہے اس سے اقلیتی طبقہ کو فائدہ اٹھانے کی ضرورت ہے۔ روزگار کے شعبے میں بھی نتیش حکومت نے زبردست مواقع فراہم کئے ہیں۔ مختلف طرح کی بحالیاں عمل میں آ رہی ہیں۔ اس لئے اقلیتی طلبا و طالبات اور بے روزگار نوجوانوں کو حکومت کے فلاحی اسکیم اور منصوبے سے فائدہ اٹھانے کے لئے ہمیشہ مستعد رہنا چاہئے۔ جناب کریمی نے کہا کہ اہلیت رکھنے والے خواہش مند امیدوار ضرور فارم بھریں۔ انہوں نے کہا کہ کسی بھی طرح کی کامیابی کے لئے محنت اولین شرط ہے۔ محنت اور لگن سے ہر منزل آسان ہو جاتی ہے۔ آپ دل و جان سے محنت کریں۔ محنت سے ہی کامیابی ملتی ہے۔ ہماری دعائیں اور نیک تمنائیں آپ کے ساتھ ہیں۔

مولانا مشیر عالم قاسمی کے صاحبزادہ نے حفظ قرآن مجید کی سعادت حاصل کیں

پٹنہ (ایس این بی) سرزمین عظیم آباد کے قلب سبزی باغ میں واقع معہد عمر بن خطاب کے ڈائریکٹر مولانا سید مبشر نجمی نے یہ اطلاع دی ہے کہ حضرت مولانا مفتی مشیر عالم قاسمی استاذ حدیث وفقہ دارالعلوم الاسلامیہ رضانگر پھلواری شریف پٹنہ کے صاحبزادہ نے حفظ قرآن مجید کی سعادت حاصل کیں اس موقع پر مولانا مفتی مشیر عالم قاسمی نے طلبہ سے کچھ مفید اور کارآمد باتیں کرتے ہوئے فرمایا جب میں اپنی زندگی میں جھانک کر دیکھتا ہوں تو تدریس، تصنیف، انشاء پردازی، ذوق عبادت اور بقدر کفایت مال: تقریباً اللہ تعالیٰ کی ہر قسم کی نعمت سے اپنے آپ کو سرفراز پاتا ہوں، لیکن اگر کسی چیز کی کمی محسوس کرتا ہوں اور کسی چیز کی فقدان کا شدت سے احساس ستاتا ہے تو وہ صرف ایک ہی چیز ہے، وہ ہے: "حفظ قرآن"- میں حافظ نہیں ہوں اس کا مجھے بہت ہی قلق رہتا ہے۔

قرآن مجید کے دو حقوق ہیں: ایک اس کی تعلیمات پر عمل پیرا ہونا، دوسرا اس کی تلاوت ۔تلاوت کے بارے میں بزرگان دین کا کہنا ہے کہ قرآن کی تلاوت کا حق اسی وقت ادا ہوگا جب غیر حافظ روزانہ ایک پارہ اور حافظ قرآن تین پارے تلاوت کریں ۔اسی کے ساتھ حدیث میں آیا ہے کہ آقا ﷺ نے حافظوں کو خطاب کرتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ: حافظوں! تہجد پڑھا کرو (ترمذی شریف) ۔یعنی تہجد میں اٹھ کر قرآن پڑھو۔ کیونکہ حفظ قرآن کا مقصد صرف رمضان میں تراویح پڑھنا بالکل ہی نہیں ہے ۔ حفظ قرآن کا اصل مقصد رضائے الٰہی کا حصول ہے ۔ اور قرآن کے ذریعہ رضائے الٰہی کے حصول کا سب سے بہترین وقت تہجد کا وقت ہے ۔ چنانچہ ارشاد باری ہے:"أن قران الفجران مش※ ودا"یعنی فجر کے وقت میں قرآن پڑھنا فرشتوں کی حاضری وغیرہ اس موقع پر طلباء کے علاوہ دیگر اساتذہ بھی موجود تھے خصوصی طور شیخ الحدیث مولانا مفتی منت اللہ قاسمی، نائب شیخ الحدیث مولانا مفتی شکیل احمد قاسمی، مولانا مفتی یحییٰ غنی قاسمی، مولانا طارق سعید قاسمی، نیر اسلام قاسمی، مولانا مفتی رہبر عالم مظاہری، مولانا مفتی ازہد قاسمی، مولانا مفتی آفتاب عالم قاسمی، مولانا ندیم عالم، مولانا افضال سجادی، مولانا عبدالحئی وغیرہ شریک بزم تھے

دسویں جماعت کے نصاب میں شامل درخشاں اردو کے مختصر ترین سوالات وجوابات۔قسط (20)

حصہ نظم ۔مرثیہ

عارف کی موت پر (مرزا اسداللہ خان غالب)

مختصر ترین سوالات۔

سوال ۔غزل کی ہیئت میں غالب کی اس نظم کو آپ کیا کہیں گے؟

جواب ۔غالب کی یہ تصنیف شخصی مرثیہ ہے۔۔

سوال ۔غالب کی پرورش کس کے زیر سایہ ہوئی ؟

جواب ۔غالب کی پرورش اپنے چچا نصراللہ خاں کی سرپرستی میں ہوئی۔۔

سوال ۔غالب کا پورا نام لکھیے

جواب –غالب کا پورا نام مرزا اسداللہ خان غالب تھا۔۔

سوال ۔غالب کے والد کا نام بتائیے جواب ۔غالب کے والد کا نام عبداللہ بیگ خان تھا۔

اعجاز احمد اصلاحی گرول علی نگر دربھنگہ ضلع نمائندہ سہارا ایکسپریس پٹنہ رانچی ودہلی۔

اعلی مقابلہ جاتی امتحانات کی تیاری کے لیے رحمانی 30 کا اپلیکیشن فارم ویب سائٹ پر دستیاب

طلباء وطالبات جلد آن لائن رجسٹریشن کرائیں۔عتیق احمد

نوادہ محمد سلطان اختر

رحمانی پروگرام آف ایکسیلنس (رحمانی 30) نے سیشن 27-2025 کے لیے داخلے کا اعلان کیا ہے، جو آٹھویں، نویں، اور گیارہویں جماعت کیلئے ہوگا۔ یہ پروگرام طلباء کو آئی آئی ٹی۔ جے ای ای، نیٹ سی اے سی ایس، کلیٹ، اور این ڈی اے جیسے مقابلہ جاتی امتحانات کی تیاری فراہم کرتا ہے۔ اس میں وہ مسلم طلباء وطالبات شامل ہوسکتے ہیں جو اس وقت ساتویں، آٹھویں، یا دسویں جماعت میں زیر تعلیم ہیں اور 2025 میں اپنے بورڈ امتحانات میں شریک ہوں گے۔ انٹرنس ٹیسٹ مختلف مراکز پر منعقد ہوگا، اور معلومات ٹیکسٹ میسج، ای میل، اور ویب سائٹ کے ذریعے فراہم کی جائیں گی۔ درخواست دہندگان کو آن لائن فارم بھرنا ہوگا۔ فارم کی تفصیلات اور معلومات رحمانی 30 کی ویب سائٹ

www.rahmanimission.org پردستیاب ہیں۔

رحمانی 30 کا انٹرنس امتحان سی بی ایس ای (CBSE) سی آئی ایس سی ای (CISCE)، اور بھارت کے زیادہ تر اسٹیٹ بورڈز کے مشترکہ نصاب پر بنی ہوگا، تاکہ ان تمام بورڈز کے طلباء آسانی سے اس امتحان کے سوالات کو سمجھ سکیں اور جواب دے سکیں۔ سوالات ریاضی، فزکس، کیمسٹری، بایولوجی، سوشل سائنس، انگریزی، اور اسلامی معلومات پر مشتمل ہوں گے، اس کے علاوہ مینٹل میتھ اور ایپٹی ٹیوڈ کے سوالات بھی شامل کیے گئے ہیں۔ یہ امتحان ان طلباء کے لیے ہے جو 2025 میں آٹھویں، نویں، یا گیارہویں جماعت میں داخلہ لینا چاہتے ہیں اور اس وقت ساتویں، آٹھویں، یا دسویں جماعت میں ہیں۔ یہ باتیں مجلس العلماء والامہ فاؤنڈیشن کے سکریٹری پروفیسر عتیق احمد نے بتایا انہوں مزید بتایا کہ رحمانی 30 کے سرپرست، بہار اڑیسہ وجھارکھنڈ کے امیر شریعت حضرت مولانا احمد ولی فیصل رحمانی نے یہ سوچی ہے کہ تمام طلباء، خاص طور پر دسویں جماعت تک سائنس، ریاضی، اور سوشل سائنس جیسے مضامین پر مکمل عبور حاصل کریں، تاکہ وہ کسی بھی مقابلہ جاتی امتحان کے لیے بہترین طور پر تیار رہوں۔

رحمانی 30 نے مختلف مقابلہ جاتی امتحانات میں شاندار کامیابیاں حاصل کی ہیں۔ اس سال نیٹ میں 53.76 فیصد طلبہ نے 90 پرسٹائل سے زیادہ اسکور کیا، جبکہ ویب جے ای ای میں تمام 32 طلباء کامیاب ہوئے۔ انجینئرنگ آئی آئی ٹی ایڈوانس میں 128 میں 25 طلباء اور 205 میں 176 طلباء نے جے ای ای مینس میں کامیابی حاصل کی ہے۔ اے انٹرمیڈیٹ، جو ملک کے مشکل ترین امتحانات میں سے ایک ہے، اس میں رحمانی 30 کے طلباء نے ملکی اوسط سے کہیں بہتر کارکردگی دکھائی۔

گروپ 1 میں ملکی اوسط 15.27 فیصد کے مقابلے میں، رحمانی 30 کے طلبہ نے 7.85 فیصد کامیابی حاصل کی گروپ 2 میں ملکی اوسط 28.18 فیصد کے مقابلے میں، رحمانی 30 کے طلبہ کی کامیابی کی شرح 9.78 فیصد رہی، جبکہ دونوں گروپس بیک وقت دینے والے طلبہ میں ملکی اوسط صرف 42.18 فیصد ہے، لیکن رحمانی 30 کے طلبہ نے شاندار 80 فیصد کامیابی حاصل کی۔ یہ نتائج رحمانی 30 کے معیاری نظام تعلیم، طلباء کی انتھک محنت، اور اساتذہ کی رہنمائی کا مظہر ہیں۔ مزید معلومات کے لیے www.rahmanimission.org پر ملاحظہ کریں۔ یادرہے کہ رحمانی 30 کا قیام 2008 میں مفکر اسلام حضرت مولانا محمد ولی صاحب رحمانی رحمۃ اللہ علیہ نے جناب ابھیانند جی (سابق ڈی جی پی، بہار) کی اکیڈمک نگرانی میں کیا تھا۔ جس کا مقصد مسلم مائنورٹی کے طلباء وطالبات کو اعلیٰ مقابلہ جاتی امتحانات کی تیاری کرانا اور اعلی تعلیمی اداروں میں پہنچانا تھا۔ الحمد رحمانی 30 کے بینر تلے مسلم طلباء وطالبات نے انجینئرنگ، میڈیکل اور کامرس کے میدان میں نمایاں کامیابی حاصل کی ہے۔

مفکر ملت، امیر شریعت جناب حضرت مولانا احمد ولی فیصل رحمانی صاحب، سجادہ نشین خانقاہ رحمانی مونگیر، وسرپرست رحمانی 30 نے گذارش کی ہے کہ طلباء وطالبات، گارجین حضرات، اسکول کے ذمہ داران اور قوم کے دانشوران وائمہ کرام اس مہم میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں۔ یقیناً یہ مسلم مائنورٹی کے لئے ایک بڑی کامیابی اور خوش آئند مستقبل کا ضامن ہے کہ مختلف سرکاری کمیٹیوں کی جانب سے تعلیمی اور اقتصادی طور پر پسماندہ قرار دیے جانے کے باوجود اس سماج کے طلباء وطالبات نے اجتماعی طور پر اعلی مقابلہ جاتی امتحانات میں کامیابی کا پرچم بلند کرنا شروع کیا ہے۔ قوم کے درمیاں سے تعلیمی پسماندگی کو دور کرنا اور ایک تابناک مستقبل کے لئے مضبوط ومحکم قدم اٹھانا ہم سب کا ملکی وملی فریضہ ہے۔ مفتی عنایت اللہ قاسمی آفس سیکریٹری مجلس العلماء والامہ ضلع نوادہ نے بتایا کہ ضلع سطحی ٹیسٹ نوادہ ضلع کا شابدی پبلک اسکول نیو انصار نگر نوادہ میں منعقد کیا جائے گا۔ مزید معلومات کے لیے 7903884985 پر رابطہ کیا جاسکتا ہے۔

بھارتیہ جنتا پارٹی اقلیتی محاذ

شمس الدین ترک پانی پتی کے 745 ویں عرس کے موقع پر بی جے پی اقلیتی مورچہ کا 'صوفی سمواد' پروگرام منعقد کیا گیا

کلیر سے جمال صدیقی نے صابری پرچم وصول کیا

اسلام امن کا مذہب ہے اور صوفی مسلک اس کی روح ہے: جمال صدیقی

بی جے پی اقلیتی مورچہ درگاہوں کے مسائل کی آواز حکومت تک پہنچانے کے لیے کام کر رہا ہے: جمال صدیقی

پانی پت: (11 دسمبر 2024) آج بدھ کو شاہ ولایت خواجہ شمس الدین ترک پانی پتی کا 745 واں سالانہ عرس شروع ہوگیا۔ ہزاروں عزاداروں نے اپنے آپ کو چادروں سے ڈھانپ کر نماز ادا کی۔ بی جے پی اقلیتی مورچہ کے قومی صدر جمال صدیقی نے صوفی سمواد مہامہم کے انچارج ہریانہ، پنجاب اور چندی گڑھ کے انچارج سجادانشین سید معراج حسین صابری کی سرپرستی میں صابری پرچم لگایا، جو درگاہ کلیر شریف سے آیا۔ صابر پاک کے مرکزی دروازے پر ہزاروں عقیدت مندوں نے شاندار استقبال کیا۔ ''صوفی سماواد'' مہم کے تحت ملک وملت کے لیے امن و بھائی چارے کی دعائیں کی گئیں، یہ بات قابل ذکر ہے کہ شاہ ولایت خواجہ شمس الدین ترک پانی پتی حضرت سید علاؤالدین احمد صابر پاکؒ ہی کے پیارے اور واحد خلیفہ ہیں۔ صابر پاک کے بعد صابری کے سلسلہ کو عوام تک پہنچانے کے لیے اقلیتی مورچہ کے قومی شریک میڈیا انچارج فیصل ممتاز نے کہا کہ ہر سال عرس کے موقع پر صابری کا جھنڈا 745 ویں عرس کے موقع پر آتا ہے۔ جھنڈا کلیر شریف درگاہ سے روڑکی اور ہری دوار سے ہوتا ہوا مظفر نگر، شاملی اور پیدل لایا گیا۔ کیرانہ سے پانی پت پہنچے جس کا استقبال مورچہ کے قومی صدر جمال صدیقی نے کیا۔ اس موقع پر بی جے پی اقلیتی مورچہ کے قومی نائب صدر اور ہریانہ وقف بورڈ کے ایڈمنسٹریٹر چودھری ذاکر حسین، ایس۔ ایم۔ اکرام※ صوفی سمواد ابھیان کے قومی انچارج ڈاکٹر اسلم فہیم سفّی، سکندر سلمانی اور مورچہ کے عہدیداروں کی بڑی تعداد موجود تھی۔ بی جے پی اقلیتی مورچہ کے ذریعہ چلائے جارہے 'صوفی سمواد' پروگرام کے دوران جمال صدیقی نے میڈیا کو بتایا کہ وزیر اعظم نریندر مودی کی کال پر ہم ملک بھر میں 'صوفی سمواد' میگا مہم چلا رہے ہیں اور مجھے خوشی ہے کہ صوفی برادری اس مہم کا تہہ دل سے خیر مقدم کر رہی ہے۔ اقلیتی مورچہ کی اس عظیم مہم کے ذریعے ہم درگاہوں کے مسائل کی آواز حکومت تک پہنچا رہے ہیں۔ ہم سب کو مل کر ہندوستان کو مضبوط کرنا ہے۔ انہوں نے کہا کہ بی جے پی سب کو ایک پلیٹ فارم پر لے جاتی ہے۔ آج تک کسی حکومت نے صوفیوں کی فکر نہیں کی۔ صوفیاء کو ایک پلیٹ فارم پر لانا اوران کی حفاظت کرنا بی جے پی کا عزم ہے۔ وزیر اعظم نریندر مودی کو ہمیشہ صوفی نظریات سے خاص لگاؤ رہا ہے۔ وزیر اعظم کا خیال ہے کہ تصوف ایک روشنی کی مانند ہے جو تشدد سے خوفزدہ دنیا کو روشنی دکھا سکتا ہے۔ اسلام امن کا مذہب ہے اور تصوف اس کی روح ہے۔

سیتامڑھی ضلع کا 53 واں یوم تاسیس منایا گیا

محمد صدر عالم نعمانی سیتامڑھی۔ ضلع کے 53 ویں یوم تاسیس کی تقریب کا اہتمام بڑے جوش وخروش کے ساتھ کیا گیا۔ صبح پربھات پھیری کملا گرلز ہائی اسکول سے شروع ہوکر ڈمرہ ایئرپورٹ گراؤنڈ پر اختتام پذیر ہوئی۔ ضلع کے یوم تاسیس کی تقریب کا افتتاح ایم ایل اے رونی سید پور پنکج مشرا، ممبر بہار قانون ساز کونسل محترمہ ریکھا کماری، ڈی ایم رچی پانڈے، پولیس سپرنٹنڈنٹ منوج کمار تیواری، ڈپٹی ڈیولپمنٹ کمشنر من رام اور دیگر لوگوں نے شمع روشن کر کے کیا۔ اس موقع پر موجود ایم ایل اے رونی سید پور پنکج مشرا نے سیتامڑھی ضلع کے یوم تاسیس پر موجود لوگوں کو دل کی گہرائیوں سے مبارکباد دی۔ محترمہ ریکھا کماری نے کہا کہ سیتامڑھی ضلع تاریخی، روحانی اور ثقافتی ورثے سے بھرا ہوا ایک اہم ضلع ہے۔

اپنے خطاب میں ڈی ایم رچی پانڈے نے یوم تاسیس پر ضلع کے تمام باشندوں کو دلی مبارکباد پیش کی اور یہ خواہش بھی ظاہر کی کہ ضلع ترقی کی راہ پر آگے بڑھتا رہے۔ اپنے خطاب میں انہوں نے کہا کہ مجھے یہ کہتے ہوئے بے حد خوشی ہورہی ہے کہ ہمارا سیتامڑھی ضلع ملک اور ریاست کی ترقی کے ساتھ ساتھ مجموعی ترقی کی طرف آگے بڑھ رہا ہے۔ ہمارا ضلع بھی ہمہ گیر ترقی کی پالیسی کے تحت حکومت کی پہل پر چلائی جارہی مختلف عوامی فلاحی اسکیموں کے ذریعے ترقی کی راہ پر گامزن ہے۔ انہوں نے کہا کہ گزشتہ ایک سال میں ایک طرف سیتامڑھی ملک کے سیاحتی نقشے پر ابھر رہا ہے تو دوسری طرف دیگر علاقوں میں بھی انفراسٹرکچر تیار ہورہا ہے۔ دوسری طرف پولیس سپرنٹنڈنٹ منوج کمار تیواری نے کہا کہ مجھے امید ہے کہ سیتامڑھی ضلع کی ہمہ جہت ترقی ہوگی اور ہمارا ضلع مزید ترقی کی راہ پر گامزن ہوگا۔

شعبۂ اردو جامعہ ملیہ اسلامیہ کے زیر اہتمام" بھارتیہ بھاشا اُتسو" کا انعقاد

اُتسو کے اس موقع پر مقابلۂ غزل سرائی کا لیا گیا لطف

ارریہ:-(مشتاق احمد صدیقی)۔ حکومت ہند نے ہندوستانی زبانوں کی اہمیت اور قدرومنزلت کے احساس کو فروغ دینے کے لیے 'بھارتیہ بھاشا اُتسو' کے انعقاد کا فیصلہ لیا اور یقیناً یہ ایک لائق تحسین اقدام ہے۔ اس فیصلے کے نفاذ میں پروفیسر مظہر آصف (وائس چانسلر، جامعہ ملیہ اسلامیہ) اور پروفیسر مہتاب عالم رضوی (رجسٹرار، جامعہ ملیہ اسلامیہ) کی سرپرستی میں ڈین فیکلٹی آف ہیومنٹیز اینڈ لینگویجز پروفیسر اقتدار محمد خاں کا کردار نہایت اہم ہے۔ ان خیالات کا اظہار شعبۂ اردو جامعہ ملیہ اسلامیہ کے زیر اہتمام 'بھارتیہ بھاشا اُتسو' کے موقع پر منعقدہ مقابلہ غزل سرائی کے

صدارتی کلمات میں صدر شعبہ پروفیسر احمد محفوظ نے کیا۔ شعبہ کے استاد پروفیسر کوثر مظہری نے شرکائے مقابلہ کا استقبال کرتے ہوئے پروگرام کے اغراض ومقاصد پر روشنی ڈالی۔ انھوں نے کہا کہ 'بھارتیہ بھاشا اُتسو' دراصل ہندوستانی زبانوں کا ایک جشن ہے اور اس کا مقصد تمام زبانوں کے درمیان ایک محبت آمیز یکجہتی کی فضا پیدا کرنا ہے۔ مقابلۂ غزل سرائی میں تابینہ شبیر کو اول انعام، سیف ازہر کو دوسرا انعام اور سید تجمل اسلام کو تیسرے انعام کا مستحق قرار دیا گیا۔ اس مقابلے میں حکم کے فرائض ڈاکٹر خالد مبشر اور ڈاکٹر سید تنویر حسین نے انجام دیے۔ ڈاکٹر خالد مبشر نے انعام کا اعلان کرتے ہوئے کہا کہ غزل سرائی دراصل صوتی آلودگی کے سلسلے میں عوامی شعور کی بیداری کا ایک عمل ہے۔ اس موقع پر تمام شرکائے مقابلہ کو صدر شعبہ کے دست مبارک سے شعبے کے سالانہ مجلہ 'ارمغان' کے تمام شمارے پیش کیے گئے۔ اس تقریب کی نظامت کے فرائض شعبہ کے استاد ڈاکٹر شاہنواز فیاض نے انجام دیے۔ پروگرام کا آغاز محمد سعدان کی تلاوت سے ہوا۔ شعبہ کے سمینار ہال میں منعقدہ اس جلسے میں تمام اساتذہ کے علاوہ ریسرچ اسکالرز اور طلبہ وطالبات موجود تھے۔

ناہیدہ طلعت نوری بنت مولانا سیف الاسلام قاسمی ہمراہ رضی احمد رشتۂ ازدواج سے منسلک

کیوٹی، دربھنگہ۔(ثاقب سیف قاسمی)۔مشہور ومعروف صحافی وادیب الحاج مولانا سیف الاسلام قاسمی، ساکن، بلواہا، ڈاکخانہ، بنول، وایا، راء پیور، تھانہ، نانپور، سیتامڑھی، پرنسپل، مدرسہ، ضیاء الاسلام، جلوارہ، دربھنگہ، کی صاحبزادی عزیزہ ناہیدہ طلعت نوری، ایم، اے، ہمراہ عزیزی رضی احمد سلمہ۔ ایم۔ بی، اے، ابن الحاج ارشاد احمد صاحب، ساکن، گڈھیا، تھانہ بسفی، مدھوبنی، مورخہ نو9 دسمبر 02024۔ بروز سموار رشتۂ ازدواج سے منسلک ہوگئی ہیں، نکاح سے قبل مشہور ومعروف عالم ربانی عارف باللہ حضرت مولانا محمد اظہار الحق صاحب مظاہری۔ ناظم جامعہ عربیہ اشرف کنہواں، سیتامڑھی، وحضرت مولانا مفتی اختر امام عادل قاسمی، مہتمم جامعہ ربانی منورواں، شریف، سمستی پور، نے فضایل ومسایل نکاح پر پرمغز ومدلل تقریر کی، پھر مولانا اظہار الحق صاحب مظاہری نے خطبۂ نکاح پڑھکر نکاح پڑھایا، اس بابرکت تقریب شادی خانہ آبادی میں دربھنگہ، سیتامڑھی، مدھوبنی اور پٹنہ کی اہم ومشہور ومعروف دینی، علمی، سیاسی وسماجی شخصیات، خویش واقارب اور دوست واحباب نے شرکت کرکے نوعروس جوڑے کو صمیم قلب سے نیک خواہشات ومبارکبادی پیش کی، مبارکبادی پیش کرنیوالے قابل ذکر حضرات کے اسماء گرامی یہ ہیں، قاری محمد صہیب صاحب ایم۔ ایل۔ سی، وریاستی صدر یوتھ، راشٹریہ جنتادل، پٹنہ، ڈاکٹر فراز فاطمی، سابق ایم ایل، اے، کیوٹی، دربھنگہ، مولانا محمد شہاب الدین رحمانی، ریاستی، جنرل سکریٹری آل بہار مدرسہ، ٹیچرس ایسوسی ایشن پٹنہ، مولانا نسیم اختر، مشہور ومعروف شاعر وادیب وموجد صنف حالیہ، ماسٹر محمد مبین صدیقی دربھنگہ، محمد ذوالفقار احمد فیضی، مولانا راغب احسن انجم قاسمی، قاری ثاقب احسن خرم قاسمی، انجینیر طارق احسن معظم، حافظ شارق احسن منعم، صادق احسن محتشم، رخشندہ عزت عروسی، عالیہ عفت خوشی، ملکی، مدنی، نجمی انتساب، علیشبہ، اعنابیہ، نرالی، اجالی، مولانا محمد انور جمال قاسمی، حافظ محمد ضیاء الدین، محمد زبیر احمد، ارشاد احمد گڈو، مولانا محمد احمد اللہ قاسمی، محمد مظفر عالم، مولانا محمد رفیع احمد رحمانی، مہتمم مدرسہ مفتاح العلوم ترموہان دربھنگہ، حافظ ریاض احمد، حافظ محمد صفدر، حافظ عبدالرزاق، مولانا توقیر عالم، محمد شعیب، شاہجہاں منا، ڈاکٹر افتخار احمد، مولانا محمد ریاض حسین سلفی، حافظ محمد شہاب الدین، محمد ابوالکلام، محمد شوکت علی، محمد اشرف علی، محمد راشد، ماسٹر محمد ندیم اختر، محمد ناظم، مولانا ابوالکلام قاسمی شمسی، پٹنہ، سلیم پرویز پٹنہ، پروفیسر محمد یونس حسین حکیم پٹنہ، ڈاکٹر محمد نوراسلام علیگ پٹنہ، محمد افتخار گلزار، محمد مقبول، حافظ مشرف، مولانا منہاج عالم، حافظ اعجاز احمد، مولانا محمد عارف حسین مظاہری، مولانا شمیر الدین ندوی، سرفراز احمد ہیرا، مختار الحسن انو، آفتاب عالم منٹو، منت اللہ عرفی، جمیل احمد گورے، محمد راغب شاکر، حافظ محمد رضوان، مولانا محمد اویس اشرف قاسمی، مولانا محمد ریاض احمد قاسمی،

روزنامہ سہارا ایکسپریس رانچی
SAHARA EXPRESS,RANCHI

وہ گاؤں جہاں گالی دینے پر 500 روپے جرمانہ ہوگا: 'سی سی ٹی وی سے لوگوں پر نظر رکھی جائے گی'

'اگر کوئی میری ماں یا بہن کو گالی دے گا تو مجھے بہت غصہ آئے گا۔ اس کی روک تھام ہونی چاہیے اور اسی لیے ہمارے گاؤں نے اس بارے میں فیصلہ کیا۔۔۔ مجھے اپنے گاؤں پر بہت فخر ہے۔' یہ کہنا ہے انڈین ریاست مہاراشٹر کے سونڈالہ گاؤں کے رہائشی منگل چاموٹے کا۔ 1800 افراد پر مشتمل آبادی والے اس چھوٹے سے گاؤں کی پنچائیت نے حال ہی میں یہ متفقہ فیصلہ سُنایا ہے کہ گاؤں میں کوئی بھی آئندہ ماں یا بہن کی گالی دے گا تو اس پر جرمانہ عائد کیا جائے گا۔ گاؤں میں اس فیصلے سے آگاہی اور لوگوں کی یاددہانی کے لیے جگہ جگہ اس فیصلے سے متعلق پوسٹرز بھی لگائے گئے ہیں۔ پنچائیت کے سربراہ شردار گڈے کہتے ہیں کہ اس فیصلے کا مقصد ماؤں اور بہنوں کی عزت کروانا ہے۔ 'وہ عورت جس کی کوکھ سے ہم پیدا ہوتے ہیں وہ کتنی مقدس ہوتی ہے۔ ہمیں اس مقدس ہستی کی بے حرمتی نہیں کرنی چاہیے۔ جب ہم کسی کی ماں بہن کو گالی دیتے ہیں تو دراصل ہم اپنی ہی ماں، بہنوں کو گالی دے رہے ہوتے ہیں۔ پنچائیت نے متفقہ طور پر گالی دینے والے پر 500 روپے جرمانہ عائد کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔' دوسری جانب سونڈالہ کی جیوتی بوڈھک بھی خوش ہیں۔ وہ کہتی ہیں کہ جرمانے کے ڈر کی جہ سے لوگ گالی دینا کم کردیں گے۔ پنچائیت کا کہنا ہے کہ اس فیصلے کا اطلاق جنس کی تفریق کے بغیر ہر کسی پر ہوگا۔ پنچائیت کی جانب سے گاؤں میں گالم گلوچ کرنے والوں پر جرمانہ لگانے کا فیصلہ تو کرلیا گیا لیکن یہ ثابت کرنا کہ کس نے گالی دی، ایک مشکل کام ہے۔ اس کے حل کے لیے گاؤں بھر میں ایسے سی سی ٹی وی کیمرے نصب کردیے گئے ہیں جن میں لوگوں کی آوازیں بھی ریکارڈ ہوتی ہیں۔ سرپنچ شردار گڈے کہتے ہیں کہ جب کوئی شخص عوامی مقامات پر گالی دیتا ہے تو عموماً وہ ایسا اونچی آواز میں کرتا ہے۔ ایسا کرنے سے سی سی ٹی وی کی مدد سے اس کا پتا لگایا جا سکے گا۔ ارگڈے کہتے ہیں کہ جب دو افراد کے درمیان جھگڑا ہوتا ہے تو اکثر آس پاس موجود لوگ جمع ہوجاتے ہیں جو ان کے خلاف گواہی دیتے ہیں۔ گاؤں والوں کا کہنا ہے کہ آنے والی نسلوں کا مستقبل بہتر بنانے کے ایسے فیصلوں پر سختی سے عملدرآمد کروانا ضروری ہے۔ پنچائیت کی رکن پرتیبھا پسوٹے کہتی ہیں کہ جب بڑے عمر کے افراد بچوں کے سامنے گالی گلوچ کرتے ہیں تو بچے ان کی رویے کی نقل کرتے ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ بچوں کی تربیت کے لیے لوگوں کو خود کو سدھارنا ہوگا۔ اس کے علاوہ پنچائیت نے گاؤں میں شام سات سے نو بجے کے درمیان بچوں کے موبائل فون استعمال کرنے پر بھی پابندی عائد کردی ہے۔ منگل چاموٹے کا بیٹا دوسری جماعت میں پڑھتا ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ جب ہم اپنے بچوں کو بتاتے ہیں کہ پنچائیت نے بچوں کے موبائل فون کے استعمال پر پابندی عائد کی ہے تو بچے ہم سے خود کہتے ہیں کہ ہمیں پڑھائیں اور ہماری تصاویر گاؤں کے واٹس ایپ گروپ پر شیئر کریں۔ سونڈالہ کے رہائشی دوسرے گاؤں کے رہائشیوں سے اپیل کرتے ہیں کہ وہ بھی اپنے اپنے گاؤں میں ایسے اقدامات کریں۔

ساحر اللسان خطیب باکمال مولانا عبدالرب اعظمیؒ، یادوں کے نقوش

نالۂ دل: محمد اطہر القاسمی
نائب صدر جمعیت علماء بہار، رابطہ نمبر:- 9934513550

ملت اسلامیہ ہند کے عظیم پاسباں، سرمایہ ملت کے بے لوث نگہباں، شریعت اسلامیہ کے محافظ، فکر دیوبند کے ترجمان، اکابرین امت کے معتمد، علم وفن کے شہسوار، ساحر اللسان خطیب، کامیاب مدرس، بہترین منتظم، قادر الکلام داعی، خطہ اعظم گڈھ کے سپوت، علماء وحفاظ کی نگری جہاناگنج کے لعل وگہر، سینکڑوں مدارس ومساجد کے نگہباں، ہزاروں طالبان علوم نبویہ کے معلم، جامعہ عربیہ انوار العلوم جہاناگنج کے ناظم اعلی اور جمعیت علماء اتر پردیش کے صدر محترم فخر ملت حضرت مولانا عبدالرب صاحب اعظمی کی رحلت کی خبر نے قلب وجگر کو مضطرب کردیا۔ اناللہ وانا الیہ رجعون۔ چونکہ اس فانی دینا کی ہر شی کو فنا ہونا ہے اور صرف ایک ہی ذات ہے جو رب العالمین ہے جس کو دوام وبقاء حاصل ہے۔ اس لئے اپنے اس عظیم محسن اور بچپن سے بڑھاپے تک کے مربی کی رحلت پر اسی رب العالمین سے دست بستہ دعائیں کرتے ہیں کہ وہ اپنے اس مخلص بندے کو معاف فرمائے، ان کے سیآت کو حسنات سے مبدل فرمائے، انہیں اعلیٰ علیین میں جگہ دے، ملک وملت کے لئے ان کی عظیم الشان خدمات کو اپنی بارگاہ میں شرف قبولیت بخشے اور ان کے جملہ پس ماندگان و متعلقین کے ساتھ ہم جیسے ہزاروں سوگواران کے عقیدت مندوں کو صبرِ جمیل عطاء فرمائے اور ان کے خون و پسینہ سے سینچے گئے تعلیمی و تربیتی گہوارہ جامعہ عربیہ انوار العلوم جہاناگنج اور جمعیت علماء اتر پردیش کو ان کا نعم البدل عطاء فرمائے! جمعیت علماء ارریہ بہار کی پوری ٹیم حضرت مولانا نوراللہ مرقدہ کو خراج عقیدت اور ان کے جملہ وارثان کی خدمت میں تعزیت مسنونہ پیش کرتی ہے اور تمام احباب سے حضرت والا رحمہ اللہ کے لئے دعاء مغفرت کی درخواست کرتی ہے۔ حضرت مولانا کا چہرہ آج بار بار ذہن ودماغ پر گردش کررہا ہے۔ مولانا مرحوم کا چہرہ نہایت خوبصورت، چہرے پر مسکراہٹ، مسکراہٹ سے ٹپکتا نور، کشادہ پیشانی، آنکھوں پر سیاہ چشمہ، چشمے کے نیچے سے پھڑکتی آنکھیں، ہاتھ میں عصا، سنجیدگی سے مالا مال قدوقامت، باوزن وباوقار رفتار، مدلل ومضبوط گفتار، سوالوں کا مسکت جواب، حق وصداقت کے لئے علم بردار، اعزہ واقارب کے لئے نہایت خیرخواہ، طلبہ عزیز کے لئے ریشم جیسا نرم ونازک، باطل پرستوں کے لئے برہنہ تلوار، مصائب ومشکلات میں عزم واستقلال کا پہاڑ، دفاع ملت کے لئے آہنی دیوار، قومی وملی معاملات کے لئے ہمہ وقت حاضر باش، ضرورت مندوں اور مصیبت کے ماروں کے لئے سایہ ثمردار اور ان سب کے باوجود ان کا طرز زندگی نہایت سادہ اور بے تکلف تھا۔ حضرت مولانا نے تقریباً نصف صدی اپنے قصبہ جہاناگنج کی عظیم دینی درس گاہ جامعہ عربیہ انوار العلوم کے عہدہ نظامت پر فائز رہ کر اسے چار چاند لگایا، مولانا کو یہ عہدہ اپنے والد گرامی حضرت مولانا محمد اقبال صاحب قاسمی نوراللہ مرقدہ کے بعد شوریٰ نے سپرد کی تھی اور مولانا نے والد گرامی کے نقش قدم پر چلتے ہوئے اپنی جوانی کے سارے ایام ادارے کی فلاح وبہبود اور تعمیر وترقی میں صرف کردی اور ابھی بہت سارے خاکے اور عزائم ان کے ذہنوں میں موجزن تھے کہ چہرے پر نمودار ایک چھوٹی سے ٹیومر نے ان کی زندگی کی رفتار وگفتار پر ایسی بریک لگائی کہ انہوں نے اپنی جان جاں آفریں کے سپرد کردی۔ حضرت مولانا عبدالرب صاحب اعظمی نوراللہ مرقدہ اپنے خطے میں اہل علم وادب اور سماجی ومعاشرتی مصلح کی حیثیت سے متعارف تھے اور گوناگوں خوبیوں اور صلاحیتوں کی بناء پر اکابر علماء دیوبند واکابر جمعیت علماء ہند کے منظور نظر بن گئے تھے۔ مولانا یوں تو اپنے خطے کے مقبول ترین عالم دین تھے لیکن پڑوسی ریاست بہار وبنگال وجھارکھنڈ سے بھی انہیں بے انتہا محبت تھی، ان میں بھی صوبہ بہار سے انہیں بے حد جذباتی لگاؤ تھا، اسی لئے ان کے ادارے میں مقامی طلبہ عزیز کے علاوہ سب سے زیادہ بچے بہار کے رہا کرتے تھے، وہ بارہا یہاں بہار کا سفر بھی فرمایا کرتے تھے اور ان کے عقیدت مند طلبہ ان کے لئے فرش راہ بننے کو اپنے لئے سعادت مندی سمجھتے تھے، چنانچہ جہاں ملک وبیرونِ ملک ان کے سینکڑوں فیض یافتگان موجود ہیں وہیں صوبہ بہار سے وابستہ ان کے ہزاروں طلبہ ملک وملت کی عظیم خدمات انجام دے رہے ہیں جو بلاشبہ ان کے لئے صدقۂ جاریہ ہیں اور آج ان کی رحلت سے خطۂ جہاناگنج واعظم گڈھ اور اتر پردیش کے ساتھ ریاست بہار بالخصوص علاقہ سیمانچل اور ضلع ارریہ میں غم والم کی شدید لہر دوڑ گئی ہے۔ حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ یوں تو اپنے تمام طلبہ عزیز پر باپ کی طرح شفقت وپیار کا معاملہ فرمایا کرتے تھے لیکن اس عاجز محمد اطہر القاسمی پر آپ کی شفقت ومحبت بے مثال تھی۔ آج سے تقریباً پینتیس (35) برس قبل ہمارے غریب خانے پر جناب قاری عثمان غنی عادل صاحب اور قاری نفیس اختر صاحب جہاناگنج سے تشریف لائے تھے، بندہ اس وقت اپنے گاؤں کے اسکول میں ابتدائی درجات میں تھا، دونوں بزرگوں کا قیام اسی عاجز کے گھر تھا، اس درمیان مہمانوں کی خدمت اسی بندے کے سپرد تھی، اللہ کا نظام کہ دونوں قاری صاحبان نے والدین کو تیار کرلیا اور یوں اسکول چھوڑا کر یہ دونوں بزرگوار بندہ کو اپنے ساتھ جہاناگنج لے کر چلے گئے اور انوار العلوم میں شعبہ حفظ میں داخلہ کروادیا، حفظ قرآن کریم کا بسم اللہ کیا ہوا کہ ناظم اعلی حضرت مولانا عبدالرب صاحب اعظمی نوراللہ مرقدہ نے اپنی زندگی کے آخری ایام تک اپنی بے پناہ محبتوں اور شفقتوں کے ایسے نقوش چھوڑے کہ اس کا اجرحق جل مجدہ ہی روز حشر انہیں اپنی رضا کی شکل میں عطا فرمائے گا ان شاء اللہ۔ فراغت کے بعد رفتہ رفتہ حضرت مولانا کو جب علم ہوا کہ درس وتدریس کے علاوہ بندہ ٹوٹی پھوٹی تحریر کے ساتھ تقریریں بھی کرلیا کرتا ہے تو اکثر فون کرکے خوب خوب حوصلہ افزائی فرماتے اور بے شمار دعاؤں سے نوازتے اور کہتے کہ تماری تحریر بڑے مزے لے لے کر پڑھتا ہوں، کئی بار قاری عثمان غنی عادل صاحب وقاری نفیس اختر صاحب کے توسط سے جہاناگنج کے متعدد اجلاس میں شرکت کی سعادتوں سے نوازا اور دعاؤں کے ساتھ خوب خاطر تواضع فرمائی۔ آپ جب جمعیت علماء اتر پردیش مشرقی زون پھر پوری ریاست کے صدر محترم بنائے گئے تو توجہات میں مزید اضافہ ہوگیا اور جمعیت علماء اتر پردیش کے پلیٹ فارم سے یہاں ارریہ بہار کے متاثرین کی خوب دادرسی فرمانے لگے، 2017 کے تباہ کن سیلاب میں آپ اور محسن ومربی حضرت مولانا حافظ عبدالحئی صاحب مفتاحی ناظم اعلی جامعہ عربیہ منبع العلوم خیرآباد وصدر جمعیت علماء مشرقی زون اتر پردیش نے مل کر متاثرین کی خوب خوب امداد واعانت فرمائی۔ یہاں ارریہ کے طلبہ جو بیرون ریاست مدارس میں پڑھنے کے لئے جارہے تھے اور کئی بار انہیں بال مزدور کہ کر پولیس اتر پردیش کے حدود میں حراست میں لے لیا تو بندہ نے حضرت مولانا سے فوری رابطہ کیا اور پولس حراست سے رہائی کی درخواست کی تو یہی نہیں کہ حضرت والا نے بچوں کو رہا کروادیا بلکہ باضابطہ وکیل کرکے بچوں کے ساتھ ان کے سرپرستوں کی ضمانت بھی کروائی اور پولیس وین کے ذریعے سبھوں کو بحفاظت یہاں ارریہ بھجوایا اور جب تک سبھوں کی اپنے اہل خانہ سے ملاقات نہیں ہوگئی وہ مسلسل بندہ سے فون پر رابطہ کرتے رہے۔ ابھی سال گذشتہ ارریہ کا ایک شخص ٹرین پر آتے ہوئے لکھنؤ کے قریب حادثہ کا شکار ہوگیا اور لاش پولس نے سرکاری ہاسپٹل کے سپرد کردی، اہل خانہ لاش کے لئے کافی پریشان ہوئے، این او سی کا مسئلہ درپیش آگیا، اہل میت نے اس عاجز سے لاش ارریہ منگوانے کی درخواست کی، بندہ نے فوراً حضرت مولانا سے رابطہ کیا، مولانا نے اسی وقت لکھنؤ کی جمعیت سے رابطہ کرکے تعاون کی ہدایت دی، جمعیت علماء لکھنؤ کی پوری ٹیم نے بے انتہا مروت وہمدردی کا مظاہرہ کرتے ہوئے سارا کام کرواکر اپنے اخراجات پر بذریعہ ایمبولینس لاش یہاں بلوا ارریہ بھجوایا اور حضرت مولانا اس بندہ سے مسلسل رابطے میں رہے اور حکم دیا کہ آپ ہی کو نمازِ جنازہ پڑھانا ہے، ساتھ ہی یہ ہدایت بھی فرمائی کہ جمعیت کا تعارف کراتے ہوئے میرے تمام ساتھیوں کے لئے دعائیں کروادینا۔ سال گذشتہ جمعیت علماء اتر پردیش کے دوزون کا تربیتی اجلاس لکھنؤ میں تھا، بندہ بھی جمعیت علماء ارریہ کی ایک ٹیم کے ساتھ وہاں حاضر ہوا تو اختتام اجلاس کے بعد ساتھی تو وطن لوٹ گئے لیکن حضرت مولانا اس عزیز کو اپنے ساتھ جہاناگنج لے آئے اور لکھنؤ سے جہاناگنج تک اپنے بغل کی سیٹ پر بٹھا کر بہت ساری گفتگو کرتے رہے، پھر یہاں جہاناگنج آنے کے بعد قاری صاحب سے مل کر چار روزہ پروگرام طے کیا اور جامعہ عربیہ انوار العلوم جہاناگنج کے ساتھ جامعہ عربیہ منبع العلوم خیرآباد، جامعہ عربیہ عین الاسلام نوادہ اور جامعہ عربیہ احیاء العلوم مبارک پور کے ساتھ متعدد مقامات پر نشستیں رکھوائی اور حوصلہ افزائی کی۔ ہفتہ دن قبل قاری عثمان غنی عادل صاحب سے گفتگو ہورہی تھی کہ طبیعت زیادہ ناساز ہے، چھٹی لے کر ایک سفر کریں گے اور حضرت مولانا کی زیارت کریں گے لیکن آج یہ تعزیتی کلمات لکھ کر انہیں خراج عقیدت پیش کرنا پڑرہا ہے کہ اذا جاء اجلہم لا یستاخرون ساعۃ ولا یستقدمون۔ الحاصل باتیں طویل ہوگئیں، پتہ نہیں فرط جذبات میں کیا کیا لکھا چلا گیا۔ لیکن جو بھی لکھا گیا وہ حضرت مولانا نوراللہ مرقدہ کے اوصاف وکمالات، خدمات جلیلہ، مخلصانہ کوششیں، خوب سے خوب تر جدوجہد، بے پناہ محبتیں اور حد درجہ عنایات ونوازشات کی ایک ادنیٰ سی جھلک ہے، کیونکہ یہ عاجز حضرت مولانا کا ایک ادنیٰ سا فیض یافتہ اور ان کی جوتیوں کا دھول وگرد وغبار ہے، یہ کیا لکھ سکتا ہے، لکھنے والے اب لکھیں گے۔ ان کے کارہائے نمایاں اور بے شمار قومی وملی خدمات ہیں جو سنہرے حروف سے تاریخ کے اوراق میں بطورِ دستاویز مرتب ہوں گے اور آنے والی نسلیں ان کے نقش قدم پر چلتے ہوئے اس فخر قوم اور سرمایہ ملت کو خراج عقیدت پیش کریں گے۔

آسماں تیری لحد پر شبنم افشانی کرے
سبزہ نورستہ اس گھر کی نگہبانی کرے!

رئیس الاحرار محمد علی جوہر ایک عہد ساز شخصیت

ازقلم: مجاہد عالم ندوی
استاد: الفیض ماڈل اکیڈمی بابو آن بسمتیہ ارریہ بہار۔ رابطہ نمبر: 8429816993

محمد علی جوہر 10، دسمبر 1878ء کو رام پور کے ایک خوشحال خاندان میں پیدا ہوئے، ان کے خاندان کے بہت سے لوگ ریاست رام پور کے سول اور فوجی محکموں میں ملازم تھے، محمد علی کے دادا شیخ بخش خاندان کے پہلے فرد تھے جن کا تعلق ریاست رامپور سے ہوا تھا، محمد علی کے ننہالی بزرگوں میں بشارت علی خاں، مہربان علی خاں، ولایت علی خاں وغیرہ نے ہندوستان کی پہلی جنگ آزادی 1857ء میں بڑی ہمت اور بہادری سے حصہ لیا تھا، لیکن ان لوگوں کو اس کا کافی خمیازہ بھگتنا پڑا تھا، جنگ آزادی کی اس تحریک کی ناکامی کے بعد محمد علی کے نانا، شیخ مظفر علی روپوش ہوگئے تھے جبکہ شیخ بشارت علی خان اور مہربان علی خان کو انگریزوں نے گرفتار کرلیا، بعد میں ان دونوں کو موت کی سزا دی گئی۔ محمد علی جوہر کے والد کا ہیضے کے باعث 33 سال کی عمر میں اگست 1880ء کو انتقال ہوگیا، اس وقت وقت محمد علی کی کی عمر صرف دو سال تھی جبکہ ان کی والدہ آبادی بانو بیگم (بی اماں) کی عمر اس وقت محض 27 سال تھی، اتنی کم عمر میں بیوہ ہوجانے پر بھی ان کی والدہ نے ہمت نہ ہاری، تمام رکاوٹوں، اور مالی پریشانیوں کو سہتے ہوئے بھی اپنے بچوں شوکت علی اور محمد علی کو اعلیٰ تعلیم دلائی، بچوں کی پرورش میں بی اماں نے تعلیم کے ساتھ ساتھ ان کی اخلاقی تربیت کا بھی خیال رکھا وہ چاہتی تھیں کہ ان کے لخت جگر زمانے کے تقاضوں کے مطابق اعلیٰ ترین تعلیم حاصل کرکے ملک وقوم کی خدمت کریں، محمد علی نے ابتدائی تعلیم اپنے بڑے بھائی شوکت علی کے ساتھ بریلی میں رہ کر حاصل کی، چار سال تک بریلی میں زیر تعلیم رہنے کے بعد محمد علی تقریباً بارہ سال کی عمر میں بغرض تعلیم علی گڑھ منتقل ہوگئے۔ محمد علی نے کم عمر میں ہی علی گڑھ کی تعلیم کے دوران ایک مضمون بعنوان جدید اردو تعلیم کی ضرورت لکھا جو انسپکٹر آف اسکولز کی رپورٹ کے ساتھ رامپور اسٹیٹ گزٹ میں ستمبر 1890ء کو شائع ہوا، محمد علی کے مزاج میں میں شوخی، ظرافت کے ساتھ ساتھ کھلنڈراپن بھی شامل تھا، محمد علی کی فیلڈ میں کرکٹ بھی کھیلتے اور یونین کے جلسوں میں تقریر بھی کرتے لیکن لیکن امتحان کے قریب پڑھائی میں پوری لگن سے لگ جاتے، بلا کے ذہین تھے لہٰذا جلدی ہی اسباق یاد کرلیتے اور پڑھائی میں اپنے ساتھیوں سے سبقت لے جاتے۔ محمد علی کی معلومات اور ذہانت کا چرچہ پھیلا تو شبلی نعمانی نے انہیں اپنے پاس بلایا، پہلے تو خلیفہ ہارون رشید کی اولاد کے بارے میں معلومات کی جو انہوں نے ٹھیک ٹھیک بتادیں، اس کے بعد خلیفہ کے شجرے کے بارے میں دریافت کیا، محمد علی اس میں بھی کامیاب رہے، اب شبلی نعمانی نے ان کو ایک مصرع دیا اور دوسرا مصرع لگاکر شعر پورا کرنے کے لیے کہا، محمد علی نے دوسرا مصرع لگاکر اپنی ذہانت اور قابلیت کا سکہ جماکر شبلی نعمانی کا دل جیت لیا۔ کالج کے زمانے میں بھی محمد علی نے اپنی ذہانت اور قابلیت کے باعث طلباء کے درمیان اہم مقام حاصل کرلیا، طلباء کے رہنما کے طور پر وہ یونین کے سکریٹری بھی بن گئے، وہ طلباء کے مسائل کو حل کرانے کے لئے کوشاں رہتے، یہی قائدانہ صلاحیت انہیں مستقبل میں سیاسی رہنما بنانے میں معاون ثابت ہوئی، وہ کالج کی کرکٹ ٹیم کے کپتان بھی تھے، علی گڑھ کے قیام کے دوران انہیں اسلامی اقدار اور تعلیمات کو بھی سمجھنے اور اپنے اندر سمونے کا موقع ملا، وہ علامہ شبلی کے تفسیر قرآن کے بیان کو انتہائی ذوق وشوق سے سنا کرتے تھے، اس طرح اسلامی سوچ نے ان کی زندگی پر گہرا اثر ڈالا۔ 1894ء میں محمد علی نے اے ایم یو سے بی اے کی سند سند حاصل کی اور پورے صوبے میں اول رہے، اتنی کم عمر میں اتنی شاندار کامیابی کے بعد ان کے بھائی شوکت علی نے ان سے نوکری کرانے کے بجائے اور اعلیٰ تعلیم کے لیے انہیں انگلینڈ بھیج دیا تاکہ وہ آئی سی ایس کا امتحان پاس کرسکیں، اس وقت ان کی مالی حالت بہت اچھی نہ تھی پھر بھی شوکت علی کسی نہ کسی طرح محمد علی کی کالج فیس کا انتظام کرتے رہے، محمد علی انگلستان کے آکسفورڈ یونیورسٹی سے جدید تاریخ میں بی اے آنرز کی ڈگری نمایاں کامیابی سے حاصل کرکے واپس وطن لوٹے، اسی دوران 1902ء میں ان کی شادی رام پور کے ایک عزیز عظمت اللہ کی صاحبزادی امجدی بیگم سے ہوگئی۔ رامپور میں محمد علی پہلے اسٹیٹ ہائی اسکول کے پرنسپل بنے اور پھر ریاست کے چیف ایجوکیشنل آفیسر مقرر ہوئے، اپنے افسری کے زمانے میں محمد علی نے بہت سی تعلیمی اصلاحات نافذ کیں، ایک سیاسی اور سماجی رہنما ہونے کے ساتھ ساتھ ایک سچے مسلمان بھی تھے، انہوں نے ہر طالب علم کے دین کے لحاظ سے اس کی تعلیم کا انتظام کیا، 1903ء میں انہیں ریاست بڑودہ میں ملازمت مل گئی، وہاں انہوں نے سات برس انتہائی خوش اسلوبی سے گزارے، اپنی ملازمت کے دوران اور اپنی سیاسی زندگی میں انہوں نے کبھی اصولوں سے سمجھوتہ نہیں کیا جس کے باعث 1922ء میں وہ انڈین نیشنل کانگریس کے پریذیڈنٹ بھی بنے، محمد علی جوہر جو بھی بات کہتے بے باک کہتے، اپنے خیالات کا اظہار لیڈر ہوکر کرتے انہوں نے لندن میں وہ علمی کانفرنس میں تقریر کرتے، انہوں نے لندن میں گول میز کانفرنس میں تقریر کرتے ہوئے کہا "ٹوریا کا پوتا (یعنی بادشاہ) اگر میرے وطن کو آزادی نہیں دینا چاہتا تو مجھے قبر کے لیے دو گز جگہ تو دے سکتا ہے"۔ محمد علی جوہر کے اندر بے باکی کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی، انہوں نے حق کا ساتھ کبھی نہ چھوڑا، 19 نومبر 1930ء کو لندن میں گول میز کانفرنس کے دوران انہوں نے نہایت جرأت کے ساتھ اعلان کیا، میں ایک غلام ملک میں واپس نہیں جاؤں گا، میں ایک غیر ملک میں مرنے کو ترجیح دوں گا بشرطیکہ وہ ایک آزاد ملک ہو اور اگر ہم کو ہندوستان کی آزادی نہیں دیں گے تو آپ کو مجھے یہاں ایک قبر دینی پڑے گی، اسی روز محمد علی کمزوری کے باعث بے ہوش ہوگئے کچھ عرصے بعد ان پر فالج کا اثر بھی ہوگیا، آخر اسی بیماری کی حالت میں 4 جنوری 1931ء کی صبح کو محمد علی اس جہاں فانی سے کوچ کر گئے، 5 جنوری کی شام لندن کے ٹاؤن ہال میں ان کی نماز جنازہ ادا کی گئی اور پھر انہیں بیت المقدس کے احاطے میں سپرد خاک کردیا گیا۔ اس طرح خدا نے محمد علی جوہر اس بیان کی لاج رکھ لی جس میں انہوں نے کہا تھا کہ میں غلام ملک میں واپس نہیں جاؤں گا۔

بھارت میں مذہبی انتہاء پسندی اور عدلیہ کی غیر جانبداری کا سوال

بھارت میں مذہبی انتہاء پسندی
اور عدلیہ کی غیر جانبداری کا سوال

مَسْعُود مَحْبُوب خان (ممبئی) 09422724040

بھارت میں مذہبی انتہاء پسندی اور یکساں سول کوڈ (Uniform Civil Code) کا مسئلہ نہایت حساس موضوع ہے۔ ہندو انتہاء پسندوں کی بڑھتی ہوئی طاقت اور ان کے اثرات نے بھارت کے سماجی اور قانونی ڈھانچے پر گہرے اثرات ڈالنے شروع کردیئے ہیں۔ جسٹس شیکھر کمار یادو کے متنازع بیان اور بھارت میں مسلمانوں کے عائلی قوانین کے تحت زندگی گزارنے کے حق پر بات کی جانی چاہیے۔ بھارت میں ہندو انتہاء پسند تنظیمیں جیسے وشوا ہندو پریشد اور آر ایس ایس مسلسل عدالتوں، حکومت، اور سماج پر اثر انداز ہونے کی کوشش کرتی رہی ہیں۔ عدالتی فیصلوں میں ان کا اثر ورسوخ بابری مسجد کیس سے لے کر حالیہ متنازع بیانات تک واضح طور پر دیکھا جا سکتا ہے۔ جب عدالت کے موجودہ جج متنازع بیانات دیتے ہیں، تو عدلیہ کی غیر جانبداری پر سوال اٹھتے ہیں۔

یکساں سول کوڈ کا مطالبہ بظاہر مساوات کے اصول پر مبنی لگتا ہے، لیکن اس کے پیچھے ہندو انتہاء پسند نظریہ کارفرما ہے۔ اس کا مقصد تمام اقلیتوں کو اپنے پرسنل لا سے محروم کرکے اکثریتی ہندو دھرم کے اصولوں کو ریاستی قانون میں نافذ کرنا ہے۔ مثال کے طور پر، ہندو دھرم میں طلاق کا تصور نہ ہونے کی وجہ سے وہ دوسرے مذاہب میں طلاق کے حق کو ختم کرنا چاہتے ہیں۔ دوسری شادی پر پابندی کے ذریعے مسلمانوں کے تعدد ازدواج کے حق کو بھی نشانہ بنایا جارہا ہے۔ اس معاملے میں خواتین کے حقوق کی حمایت کا دعویٰ کیا جاتا ہے، لیکن حقیقت میں اس کا مقصد اقلیتوں کے عائلی معاملات میں مداخلت کرنا ہے۔

بھارت کے مسلمان 1937ء کے مسلم پرسنل لا (شریعت) ایپلیکیشن ایکٹ کے تحت اپنے عائلی معاملات طے کرتے ہیں۔ یہ قانون مسلمانوں کو شادی، طلاق، وراثت، اور دیگر عائلی معاملات میں اپنے مذہبی اصولوں کے مطابق فیصلے کرنے کا حق دیتا ہے۔ ہندو انتہاء پسند گروپوں کو یہ حق کھٹکتا ہے کیونکہ یہ بھارت کی "ہندوتوا" نظریاتی تشکیل میں رکاوٹ سمجھا جاتا ہے۔ جسٹس شیکھر کمار یادو جیسے ججز کے متنازع بیانات عدلیہ کی غیر جانبداری پر سوال اٹھاتے ہیں۔ بھارت جیسے کثیر الثقافتی اور کثیر المذہبی ملک میں جمہوری اقدار اور آئین کی روح یہ ہے کہ تمام مذاہب کے پیروکار اپنے عقائد کے مطابق زندگی گزار سکیں۔ لیکن ہندو انتہاء پسندی کا نظریہ "اکثریت کی حکمرانی" کو نافذ کرنا چاہتا ہے، جو کہ جمہوری اصولوں کی نفی ہے۔

جسٹس یادو کے بیان پر سوشل میڈیا پر ہونے والی ٹرولنگ یہ ظاہر کرتی ہے کہ بھارتی عوام کا ایک حصّہ عدلیہ کی جانبداری اور مذہبی انتہاء پسندی کے خلاف بیدار ہے۔ یہ ایک مثبت پہلو ہے، لیکن اسے عملی طور پر قانون سازی اور عوامی تحریکوں میں بدلنا ضروری ہے۔ اگر یکساں سول کوڈ نافذ کیا جاتا ہے، تو یہ صرف مسلمانوں ہی نہیں بلکہ دیگر اقلیتوں جیسے عیسائیوں، سکھوں، اور قبائلی گروہوں کی مذہبی آزادی پر بھی اثر ڈالے گا۔ ہندو دھرم کے اصولوں کو ریاستی قانون کا حصّہ بنانا تمام اقلیتوں کے لیے تشویش کا باعث ہے۔

بھارت کے مسلمان اور دیگر اقلیتیں اس وقت ایک نازک دور سے گزر رہے ہیں۔ ہندو انتہاء پسندی کے دباؤ کے باوجود، آئین میں درج حقوق کے تحفّظ کے لیے قانونی، سیاسی، اور سماجی جدوجہد جاری رکھنی ہوگی۔ اس کے لیے مضبوط قیادت، باہمی اتحاد، اور اصولوں کی پاسداری ضروری ہے۔ بھارت میں ہندو انتہاء پسندی کا عروج اقلیتوں کے حقوق اور اصولوں کے لیے سنگین خطرہ ہے۔ یکساں سول کوڈ کے نفاذ کا مطالبہ ایک سیاسی ایجنڈے کا حصّہ ہے جو اقلیتوں کی آزادی کو محدود کرنا چاہتا ہے۔ اس صورتحال میں بھارت کے عوام، خاص طور پر اقلیتوں، کو چاہیے کہ وہ اپنے حقوق کے تحفّظ کے لیے پُرامن اور متحدہ جدوجہد کریں اور آئینی اصولوں کی حفاظت کو یقینی بنائیں۔

جسٹس شیکھر کمار یادو کے وشوا ہندو پریشد کے ایونٹ میں دیے گئے بیانات اور ان کے گائے کے تحفّظ کے حوالے سے متنازع ریمارکس بھارت میں عدلیہ کی غیر جانبداری اور مذہبی تعصب کے حوالے سے سنگین سوالات اٹھاتے ہیں۔ یہ بیانات اور رویے موجودہ سیاسی اور سماجی ماحول کا عکس ہیں، جہاں ہندو انتہاء پسندانہ نظریات کو مزید تقویت دی جارہی ہے۔ جسٹس شیکھر کمار یادو نے یہ اعتراف کیا کہ ہندو دھرم میں کئی خرابیاں موجود ہیں لیکن ان خرابیوں کو دور کرنے کے لیے مصلحین آئے۔ یہ بیان بظاہر اصلاحات کی حمایت میں نظر آتا ہے، لیکن اس کے ذریعے وہ ہندو دھرم کے اندرونی مسائل کو معمولی ظاہر کرنے کی کوشش کرتے ہیں، جب کہ دیگر مذاہب پر تنقید اور دباؤ ڈالنے کی پالیسی جاری رکھتے ہیں۔

گائے کے تحفّظ کے نام پر جسٹس یادو کے سخت ریمارکس ہندو دھرم کے مذہبی جذبات کو قانونی دائرے میں داخل کرنے کی ایک مثال ہیں۔ گائے کو ہندو دھرم میں مقدس سمجھا جاتا ہے، لیکن اس مسئلے کو اقلیتوں، خاص طور پر مسلمانوں اور دلتوں، کے خلاف تشدد کو بڑھاوا دینے کے لیے استعمال کیا جارہا ہے۔ جسٹس یادو جیسے ججز کے متنازع بیانات اس بات کو ظاہر کرتے ہیں کہ عدلیہ بھی ان متعصّبانہ نظریات سے متاثر ہورہی ہے۔ ججز کا سیاسی اور مذہبی تنظیموں کے ایونٹس میں شرکت اور وہاں متنازع بیانات دینا عدلیہ کی غیر جانبداری کے اصولوں کی خلاف ورزی ہے۔ وشوا ہندو پریشد ایک معروف ہندو انتہاء پسند تنظیم ہے، اور اس کے ایونٹ میں جج کا ایسا بیان دینا یہ ظاہر کرتا ہے کہ عدلیہ کے کچھ ارکان سماجی اور مذہبی تعصّبات سے آزاد نہیں ہیں۔ یہ عدلیہ کی ساکھ اور عوام کے اعتماد کے لیے نقصان دہ ہے۔

گائے کے تحفّظ کے نام پر بنائے گئے قوانین اور ان پر مبنی بیانات اقلیتوں کے لیے شدّید خطرہ بن چکے ہیں۔ مسلمانوں کو گائے کے ذبیحہ کے الزام میں قتل، ہراسانی، اور معاشی نقصان کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ اس صورتحال میں عدلیہ کے ججز کا ایسے بیانات دینا ان مظالم کو مزید جائز قرار دینے کے مترادف ہے۔ وشوا ہندو پریشد اور دیگر ہندو انتہاء پسند تنظیموں کی حمایت میں ججز کے بیانات بھارت کے کثیر الثقافتی معاشرے کے لیے خطرہ ہیں۔ ایسے بیانات اقلیتوں کے حقوق کو مزید محدود کرتے ہیں اور سماجی تقسیم کو گہرا کرتے ہیں۔ جسٹس شیکھر کمار یادو کے بیانات بھارت کے عدالتی نظام پر عوامی اعتماد کو کمزور کرتے ہیں اور مذہبی بنیادوں پر تعصب کو بڑھاوا دیتے ہیں۔ یہ عدلیہ کی غیر جانبداری کے اصولوں کے خلاف ہیں اور بھارت کی جمہوری اقدار کے لیے ایک چیلنج ہیں۔ اس صورتحال میں ضروری ہے کہ عدلیہ کے ارکان اپنے بیانات اور فیصلوں میں غیر جانبداری کا مظاہرہ کریں اور مذہبی یا سیاسی دباؤ سے آزاد رہیں۔

پولس کی بے شرمی اور زعفرانیت!

٭ پولس ملک میں امن و امان کیلئے ہوتی ہے، اگر پولس کا نظام درست ہوجائے تو معاشرے کی بہت سی خرابیاں دور ہوسکتی ہیں اور ایک اچھا نظام قائم ہوسکتا ہے، یہ تو زبان زَد ہے کہ اگر پولس چاہے تو کوئی دَنگا وفساد نہ ہو، جرائم پیشہ لوگوں کیلئے کوئی چھپنے کی جگہ نہ بچے، خاص طور پر پر عصر حاضر میں جدید ٹیکنالوجی نے اس قدر آسانی کردی ہے کہ اب کسی کو بھی کہیں سے بھی پکڑا جاسکتا ہے، عام شہری کی مکمل زندگی پولس ہیڈ کوارٹر کی اسکرین پر گھومتی رہتِی ہے، نجی زندگی کا مفہوم کالعدم ہے چکا ہے، ایسے میں کسی مجرم کا بچ نکلنا کیونکر آسان ہونے لگا؟ لیکن برطانوی ڈھانچے پر قائم پولس انتظامیہ سے انصاف وامن کی امید رائیگاں ہے، یہ صرف حکومت کے حکم و اشارے پر کام کرنے والے بندھوا مزدور ہوتے ہیں؛ بلکہ کہنا چاہئے کہ غلام ہوتے جنہیں ہر سرکار اپنے اعتبار سے کام کاج پر لگاتی ہے، انگریز ان سے بغاوتوں کو دبانے، انقلابی آواز کو پسپا کرنے اور مخالفین کی ہوا اکھاڑنے کا کام لیتی تھی، اب بھی زیادہ کچھ نہیں بدلا ہے، ہر حاکم وقت انہیں اپنا رعب و دبدبہ بنانے، اٹھتے سروں کو کچلنے اور انتقامی کارروائی کرنے میں مدد لیتی ہے، یہ ان کی مجبوری ہے کہ خواہی یا ناخواہی ان کا ساتھ دیں، اگر انہوں نے چوں بھی کی تو انہیں ٹرانسفر کردیا جائے گا، ان سے وردی چھین لی جائے گی، ممکن ہے کہ انہیں مستعفی کردیا جائے اور یہ بھی امکان قوی ہے کہ انہیں کسی فرضی معاملے میں مجرم بنا دیا جائے، چنانچہ یہ جی حضوری، خصیہ برداری اور عام ومعصوم لوگوں کی زندگی اجیرن کرنے لگے رہتے ہیں، اسی لئے اگر آج یہ بی جے پی اور زعفرانی پرچم کیلئے کام کررہے ہیں تو یہی ماضی میں کانگریس کے اشارے پر بہت کچھ کرچکے ہیں؛ لیکن فی الحال پولس اپنے گھٹیا ترین دور میں ہے، معاشرے میں شاید ہی کوئی ایسا ہو جو پولس کے ظلم پر شاہد نہ ہو اور وہ انہیں لعن طعن نہ کرتا ہو، بالخصوص ان کی اسلام اور مسلم دشمنی ایسی جگ ظاہر ہے کہ اسے اظہر من الشّمس کہنا چاہئے، اب تک سی اے اے، این آر سی اور مختلف محاذ پر پولس نے جوسلوک کیا ہے وہ کسی سے پوشیدہ نہیں ہے٭

٭ پھر یہ کہ ان دنوں ان کا مکروہ چہرہ تو مزید کھل کر سامنے ہے، عالمی میڈیا میں گفتگو ہورہی ہے، یہ طرفہ کارروائی پر سوالات اٹھائے جارہے ہیں اور ہندوستان کو منظم طور پر مسلم مخالف ملک ثابت کیا جارہا ہے، بھلا کیوں نہ ہو؟ جو پولس مسلمانوں کے ایک عام احتجاج کو ڈنڈے سے بھگاتی ہے، گن چلاتی ہے، نوجوانوں کو قید کرکے تھرڈ ڈگری ٹارچر کرتی ہے، ان کے گھروں کو مسمار کرنے میں پیش قدمی کرتی ہے، انہیں آتنگ وادی، دہشت گرد کہتی ہے، وہ اب اَگنی پتھ پر احتجاج کررہے ہیں غیر مسلم نوجوانوں کو بہک جانے اور اپنے ہی سماج کے نوجوان بتلاکر ہمدردی کا اظہار کرنے میں لگی ہوئی ہے، حالانکہ پولس کو گلیوں کوچوں میں پتھر مار مار کر بھگایا جارہاہے، انہیں زخمی کیا جارہاہے، سرکاری املاک نیست ونابود کئے جارہے ہیں، اس کے باوجود ایسی چاشنی بھری زبان استعمال کی جارہی ہے کہ گویا وہ ایسے بچے ہیں جنہیں وقت پر کھانا نہیں ملا اور لاڑ دلار میں چیخ و پکار کررہے ہیں، اب تک کسی کا گھر نہیں توڑا گیا، کسی کو پکڑ کر تھرڈ ڈگری نہیں دی گئی، بعضوں کو قید کیا گیا ہے، نشاندہی بھی کی گئی ہے؛ لیکن ان کے ساتھ اپنائیت کا سلوک کیا جارہاہے، پولس کی اس سے بڑی اور کونسی غداری ہوگی، جو پولس قسم کھاتی ہے کہ ہرشہری کو ایک سا مانے گی، وہ دستور پر عمل کرنے اور کروانے کا حلف لیتی ہے، معاشرے میں امن وآشتی کی ضمانت لیتی ہے، اپنی جان نچھاور کرنے پر دستخط کرتی ہے وہ پولس زعفرانیت سے چور ہے، اس کی رَگ رَگ میں زعفرانیت ہے، وہ صرف مسلم نام دیکھنا چاہتے ہیں، یہ جولوگ ان کے ساتھ ہمدردی جتلاتے ہیں، انہیں پھول بھیجتے ہیں، انہیں سرآنکھوں پر بٹھاتے ہیں اور گنگا جمنی تہذیب کا دم بھرتے ہیں وہ سب دراصل خود کو چارہ بنا رہے ہوتے ہیں، یہ کسی کے سگے نہیں، جہاں پیسہ ہوتا ہے، جہاں پاور ہوتا ہے، یہ وہیں پر ہوتے ہیں، مسلمانوں کو ایک بار پھر سوچنا چاہیے کہ وہ بلاوجہ کی بھائی چارہ اور گنگا جمنی تہذیب کیلئے جان دیتے رہیں گے یا پھر سیاسی، سماجی اور معاشی قوت حاصل کرکے خود کو ان عام اور ہلکے پھلکے مقاصد سے بلند کریں گے

ایک کے بعد ایک

مفتی محمد ثناء الہدیٰ قاسمی نائب ناظم امارت شرعیہ بہار اڈیشہ وجھارکھنڈ

بابری مسجد کے سلسلے میں غیر واقعی اور دلائل سے عاری فیصلے نے فرقہ پرستوں کے حوصلے اس قدر بلند کردیے ہیں کہ وہ بی جے پی اقتدار والی ریاستوں میں مسجد، مزارات اور دوسرے آثار پر تابڑ توڑ مقدمات کررہے ہیں اور انہیں کسی نہ کسی مندر کا نام دے کر عدالتوں سے سروے کروانے کے احکام جاری کروارہے ہیں، حالاں کہ بابری مسجد قضیہ کے وقت ہی 1991ء میں تحفظ عبادت گاہ قانون بن گیا تھا، جس کا خلاصہ تھا کہ 15 / اگست 1947ء میں جس عمارت کی جو حیثیت عرفی تھی اور جو استعمال تھا، اس کو بدلا نہیں جاسکے گا، پہلے بابری مسجد عدالتی فیصلے کے نتیجے میں گئی، اس کے بعد گیان واپی مسجد، دھار مسجد، متھرا کی شاہی عیدگاہ، جامع مسجد سنبھل کا نمبر آیا، جامع مسجد سنبھل کے سروے کے حکم پر جو وہاں پولیس نے یک طرفہ کارروائی کی اور فرقہ پرستوں نے جو ننگا ناچ کیا، اس کی وجہ سے پانچ نوجوان شہید ہوگیے، حالات بے قابو ہوئے تو نیٹ بند کردیا گیا اور سنبھل کو پولیس چھاؤنی میں تبدیل کردیا گیا، آج بھی حالات وہاں کے ناگفتہ بہ ہیں، جامع مسجد سنبھل کا قضیہ 1878ء میں انگریز دور حکومت میں اٹھا تھا، چھیدا سنگھ نامی ایک ہندو نے جامع مسجد کے ذمہ دار محمد افضل پر مقدمہ کیا تھا، ہائی کورٹ نے اس مقدمہ کی سماعت کی تھی اور ہندو فریق کے دعویٰ کو یہ کہتے ہوئے خارج کردیا تھا، سراسٹوارٹ چیف جسٹس نے اپنے فیصلے میں لکھا تھا کہ ”اس پر کثیر شواہد ہیں کہ یہ عمارت طویل زمانہ سے بطور اسلامی مسجد کے استعمال کی جاری ہے، یہ کہنا نا قابل توجیہ حد تک لغو ہے کہ بوقت ضرورت اسے ہندو بھی استعمال کرتے رہے ہیں، اس لیے مع کلی اخراجات عدالت ہم اسے (ہندو فریق کے دعوے کو) خارج کرتے ہیں“۔ تازہ تنازعہ سپریم کورٹ کے وکیل وشنو شنکر جین اور کلکی دیوی مندر سنبھل کے مہنت رشی راج گری سمیت آٹھ افراد کا کھڑا کیا ہوا ہے، ان لوگوں نے 19 / نومبر 2024ء کو سول جج آدتیہ سنگھ کی عدالت میں ایک درخواست دی تھی اور جامع مسجد کے مندر ہونے کا دعویٰ کیا تھا، جج صاحب کو بھی جلدی تھی، تین گھنٹے سماعت ہوئی، کمشنر سروے کے لیے مقرر ہوا، تین بجے سروے کا فیصلہ آیا اور اسی دن شام کے سات بجے جاکر سروے کا کام شروع ہوگیا، اتنی تیزی سرکاری کاموں میں عموماً نہیں ہوتی ہے، لیکن جب نیت میں کھوٹ ہوتو کچھ بھی ہوسکتا ہے، جلدی اس لیے کی گئی کہ کہیں مسجد کمیٹی اس حکم کے خلاف اوپر کی عدالت سے اسٹے نہ لائے اور اس کے بعد وہاں کے مسلمانوں پر جو گذری اس کی رپورٹیں سوشل میڈیا اور اخبارات میں آچکی ہیں، معاملہ کی سنگینی کو دیکھتے ہوئے سپریم کورٹ نے نچلی عدالت کے فیصلے کے نفاذ پر روک لگادی اور مسجد کمیٹی کو الٰہ آباد ہائی کورٹ سے رجوع کرنے کی ہدایت دی ہے، اور سپریم کورٹ میں اس مقدمہ کی سماعت منظور کرلی ہے، اور 8 / جنوری 2025ء کو دوبارہ اس مقدمہ کی سماعت سپریم کورٹ میں ہوگی، چیف جسٹس آف انڈیا سنجو کھنہ نے سماعت کے دوران یہ بات کہی ہے، لیکن اس فیصلے کے خلاف باہری حصے میں آج بھی سروے کا کام ہورہا ہے۔ اب معاملہ مساجد سے مزارات تک پہونچ گیا ہے، درگاہ حضرت خواجہ معین الدین اجمیری رحمہ اللہ کو بھی مندر ثابت کرنے اور سروے کرانے کی درخواست پڑ چکی ہے، ڈیڑھ دن کا جھونپڑا کو بھی مندر ثابت کرنے کی کوشش کی جارہی ہے، ان کے علاوہ فرقہ پرستوں کا دعویٰ بھوج شالہ کمال مولیٰ مسجد، دھار مدھیہ پردیش، جامع مسجد جون پور، جامع مسجد بدایوں، جامع مسجد دہلی، تاج محل، قطب مینار وغیرہ پر بھی ہے اور یہ فہرست آخری نہیں ہے، دن بدن اس میں اضافہ ہورہا ہے، اسی لیے کانگریس صدر نے بھاجپا کو طنزاً یہ مشورہ دیا ہے کہ جتنی عمارتیں مسلمانوں کی بنوائی ہوئی ہیں، سب کو منہدم کرادو، واقعہ یہ ہے کہ مسلم عہد حکومت میں تعمیر شدہ مساجد، مزارات، تاریخی عمارتیں اس ملک کی پہچان اور شناخت ہیں، جس طرح ان عمارتوں کو مندر ثابت کرنے کی کوشش کی جارہی ہے، یہ اصلاً ہندوستان کے آثار قدیمہ اور یہاں کی تہذیب وشناخت پر حملہ ہے، یہ بات ہمارے جج صاحبان کو سمجھ لینی چاہیے، اور تحفظ عبادت گاہ قانون کو سامنے رکھتے ہوئے اس قسم کی عرضیاں قبول ہی نہیں کرنی چاہیے، چہ جائے کہ اس کے سروے کا حکم دے کر نفرت اور فرقہ پرستی کے نئے دروازے کھولے جائیں اور ملک کو انتشار کے راستے پر گامزن کیا جائے، ہندوستان کا دستور اور آئین اس کی قطعاً اجازت نہیں دیتا، فرقہ پرستوں کو یہ بات کوئی سمجھائے خصوصاً اس شکل میں جب حالت یہ ہے کہ اس وقت ”ہر مورخ کا قلم ہے زہر میں ڈوبا ہوا“

مولاابوالحسن علی ندوی ٹرسٹ

16 / دسمبر کو ضرورت مندوں میں کمبلوں کی تقسیم کرے گا

مولانا بدیع الزماں ندوی قاسمی

ملک کا مشہور تعلیمی ورفاہی ٹرسٹ ”مولانا ابوالحسن علی ندوی ایجوکیشنل اینڈ چیریٹیبل ٹرسٹ“ بکھری، باج پٹی، سیتامڑھی، بہار گزشتہ 16 / سالوں سے بلاتفریق مذہب وملت غریبوں اور ضرورت مندوں میں موسم سرما کے موقع پر بڑی تعداد میں کمبلوں کی تقسیم کا اہتمام والتزام کررہا ہے۔ اس سال ٹرسٹ ”سترھواں مفت تقسیم کمبل کیمپ“ بتاریخ 16 / دسمبر 2024ء بروز سموار بوقت صبح 9 / بجے بمقام ٹرسٹ کیمپس بکھری چوک، باج پٹی، سیتامڑھی منعقد کررہا ہے، اس موقع پر بطور مہمان خصوصی باج پٹی ایم ایل اے مکیش کمار یادو اور دیگر ملی وسماجی رہنما اور کارکنان شرکت کریں گے۔ صحافیوں کے درمیان ان خیالات کا اظہار ملک کے مشہور اور جید عالم دین واسلامی اسکالر اور ٹرسٹ کے روح رواں وچیرمین مولانا بدیع الزماں ندوی قاسمی نے کیا۔ انہوں نے کہا کہ اس سال بکھری (باچپٹی، سیتامڑھی، بہار) کے سات محلوں میں ٹرسٹ بلاتفریق مذہب وملت غریب اور نادار لوگوں میں کمبلوں کی تقسیم کرے گا۔ انہوں نے کہا کہ ان محلوں میں رہنے والے تمام غریب اور نادار لوگوں کی بہت زیادہ مدد کی ضرورت ہے۔ انہوں نے کہا کہ موسم سرما شروع ہو چکا ہے اور ہمیں ان تمام غریب اور نادار لوگوں کا خیال رکھنے کی ضرورت ہے، جن کے پاس پہننے کو گرم کپڑے اور اوڑھنے کو کمبل یا گرم چادر نہیں ہے۔ انہیں ان چیزوں کا مہیا کرنا بہت ہی ضروری ہے۔ انہوں نے اس موقع پر تمام صاحب حیثیت اور مخیر حضرات سے پرزور اپیل کی ہے کہ وہ بھی اپنے طور پر اپنے اپنے محلوں میں بھی غریبوں کی مدد کے لئے آگے آئیں اور ضرورت مندوں کو اپنی اچھی کمائی سے گرم کپڑے، کمبل اور لحاف عطیہ کرکے ان کی مدد کریں۔ انہوں نے کہا کہ جن حضرات کے گھر میں جو کپڑے اور بستر غیر ضروری ہوتے ہیں اور استعمال نہیں کئے جاتے ہیں ان کو اگر ان غریبوں کے لئے وقف کیا جائے تو یہ نہایت ہی بڑا کام ہوگا کیونکہ ہمارے علاقہ میں آج بھی بہت سے لوگ غربت کی لکیر سے نیچے زندگی گزار رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ غریبوں اور نادار لوگوں کی مدد کرنے سے ہی ہماری انسانیت کا امتحان لیا جاتا ہے، ہم غریبوں کی جتنی مدد کریں گے اتنا ہی ہم اللہ کے قریب ہوں گے۔ انہوں نے کہا کہ ہمیں اپنی نیک کمائی سے ہمیشہ غریب اور نادار لوگوں کی مدد کرنی چاہیے تاکہ ہماری کمائی کا کچھ حصہ اللہ کی راہ میں خرچ ہوسکے۔ اس موقع پر تمام ٹرسٹیان کے ساتھ بڑی تعداد میں ملی وسماجی حضرات بھی موجود تھے۔

بابری مسجد: ایک تاریخی ورثہ اور عدل کا سوال

سمیط مظہری

بابری مسجد نہ صرف ایک عبادت گاہ تھی بلکہ ہندوستان کی مشترکہ ثقافت، تاریخ، اور مسلمانوں کے روحانی ورثے کا ایک اہم حصہ تھی۔ مغل بادشاہ ظہیر الدین بابر کے عہد میں تعمیر ہونے والی یہ مسجد صدیوں تک نہ صرف ایک مذہبی مقام رہی بلکہ اسلامی فنِ تعمیر اور ہندوستان میں مسلمانوں کی تہذیبی خدمات کی گواہ بھی تھی۔ اس کے مینار اور محرابیں جہاں اللہ کی توحید کا درس دیتی تھیں، وہیں یہ مقام مسلمانوں کے سماجی اور روحانی اتحاد کی علامت تھی۔ ہندوستانی معاشرہ اپنی کثیر المذہبی، کثیر الثقافتی اور ہم آہنگی کی تاریخ کے لیے جانا جاتا ہے۔ لیکن بابری مسجد کے تنازع نے اس معاشرتی تانے بانے کو مجروح کیا۔ 6 دسمبر 1992 کا وہ دن ہندوستان کی تاریخ میں ایک سیاہ باب کے طور پر یاد کیا جاتا ہے، جب یہ مسجد سیاسی اور مذہبی انتہا پسندی کا شکار ہوئی۔ اس سانحے نے نہ صرف مسلمانوں کے مذہبی جذبات کو مجروح کیا بلکہ ملک میں انصاف اور آئین کی پاسداری پر سوالیہ نشان بھی کھڑا کر دیا۔ بابری مسجد کا مقدمہ صرف ایک زمین کے ٹکڑے کا تنازع نہیں تھا بلکہ یہ انصاف اور قانون کی بالادستی کا ایک امتحان بھی تھا۔ برسوں کی عدالتی کارروائی، شہادتوں، اور دلائل کے باوجود، حتمی فیصلے نے مسلمانوں کے جذبات اور عدل کے اصولوں کو شدید دھچکا پہنچایا۔ وہ انصاف، جو ہر شہری کو یکساں حقوق اور مذہبی آزادی کی ضمانت دیتا ہے، اس معاملے میں اپنی بنیادوں پر کمزور نظر آیا۔ یہ سوال آج بھی زندہ ہے کہ انصاف کی دیوی، جو اندھی، گونگی، اور بہری ہو، کیا وہ حقیقی انصاف فراہم کرسکتی ہے؟ بابری مسجد مسلمانوں کے لیے صرف ایک عمارت نہیں تھی؛ یہ ان کے ایمان، اتحاد، اور تاریخی ورثے کی علامت تھی۔ اس کی شہادت نے مسلمانوں کے دلوں میں ایک دائمی زخم چھوڑا، جو آج بھی درد کی صورت میں محسوس کیا جاسکتا ہے۔ لیکن یہ زخم مسلمانوں کو مایوسی یا شکست کا پیغام نہیں دیتا؛ بلکہ یہ ان کے صبر، حوصلے، اور حق کے لیے جدوجہد کا درس دیتا ہے بابری مسجد کا معاملہ مسلمانوں کو اپنی تاریخ، دین اور سماجی ورثے کے تحفظ کی اہمیت یاد دلاتا ہے۔ یہ واقعہ ہمیں یہ سبق دیتا ہے کہ اپنی شناخت اور حقوق کے لیے پرامن جدوجہد ہمیشہ جاری رکھنی چاہیے۔ یہ وقت کا تقاضا ہے کہ مسلمان اپنے عمل، کردار، اور علم سے اپنے دین کے اصولوں پر مضبوطی سے قائم رہیں۔ آج کی نسل کے لیے یہ ضروری ہے کہ وہ بابری مسجد کی تاریخ کو نہ صرف یاد رکھے بلکہ اس کے پیغام کو سمجھتے ہوئے اپنے سماج اور حقوق کے لیے بیدار رہے۔ ہمیں یہ یقین ہونا چاہیے کہ تاریخ کے ہر سانحے میں ایک سبق پوشیدہ ہوتا ہے، اور بابری مسجد کا سانحہ ہمیں اپنے اتحاد، صبر، اور حق کے راستے پر چلنے کی رہنمائی کرتا ہے بابری مسجد کی داستان ایک سوال چھوڑتی ہے: کیا ہم اپنی تہذیب، تاریخ، اور مذہبی ورثے کے تحفظ کے لیے بیدار ہیں؟

ٹیکنالوجی سے ساءبر تک

محمد جمشید مہدی۔ انصار نگر مسجد گلی

انسانی تواریخ میں پتھروں کے دورس عہد وسطیٰ تک ٹکنالوجی کی رفتار بہت ہی کم رہی۔ صنعتی انقلاب میں تکنالوجی کا استعمال تیزی سے بڑھا بیسویں اور اکیسویں صدی آتے آتے عروض تک جا پہنچا۔ اس دور میں ڈیجیٹل انقلاب برپا ہوگیا اور عالمی سطحوں کے تعلقات میں بڑی تبدیلیاں پیدا ہوگئی یہ تبدیلیاں زندگی کے معاشرتی سماجی اور تعلیمی شعبہ پر اثرات مرتب کرنے لگے۔ ڈیجٹلیشن کی کشش نے ہرانسان کو اپنی طرف متوجہ کیا 1980ء کے دہاءی تک الیکٹرونکس اور کمپیوٹر کے دورنے عام آدمی تک اس کی رسائی ممکن کردی۔ 1990ء کے دہاءی میں انٹرنیٹ کے عام ہونے سے دنیا کی دوریاں کم سی ہوگئی اور ایک گلوبل ویلیج سا سمجھا جائے لگا معلومات کا تبادلہ، مواصلات اور کاروبار ایک کلک تک سمٹ کر رہ گئ شوشل میڈیا، ای۔ کامرس، ان لائن تعلیم جیسی سہولیات نے مشقت کو گھٹا کر رکھ دیا لوگ گھر بیٹھے عالمی سطح کے اداروں، تنظیموں، پلیٹ فارموں سے جڑ کر تمام واقفیت حاصل کر سکتے ہیں اور انکے ساتھ کام کر سکتے ہیں اس تکنالوجی کی ارتقاء س ساءبر دنیا وجود آیا اور ہر شخص اس دنیا کو خوشی خوشی قبول کر رہا ہے تکنالوجی سے ساءبر دنیا تک کا سفر انسان کی ذہانت اور جدوجہد کی عکاسی کرتا ہے اس دنیا میں کامیابی کے لیے ہمیں ن ءی مہارتوں کو سکھانے ہوں گے اس کے چیلنجوں کا مقابلہ کرنا ہوگا سائبر جرائم کی کئی اقسام ہیں، جن میں سے کچھ اہم اقسام درج ذیل ہیں: 1. ہیکنگ: اس میں کسی کمپیوٹر سسٹم یا نیٹ ورک میں غیر قانونی طور پر رسائی حاصل کی جاتی ہے۔ اس کا مقصد کسی کی معلومات چوری کرنا یا اس کے نظام کو نقصان پہنچانا ہوتا ہے۔ 2. فشنگ (Phishing): اس میں حملہ آور فریب دہی کے ذریعے کسی فرد کو اپنی حساس معلومات مثلاً پاسورڈ یا بینک کی تفصیلات فراہم کرنے پر آمادہ کرتا ہے۔ 3. مالویئر (Malware): مالویئر ایک نقصان دہ سافٹ ویئر ہوتا ہے جو کمپیوٹر سسٹم کو نقصان پہنچاتا ہے اور اسے غیر محفوظ بنادیتا ہے۔ اس میں وائرس، وورمز، ٹروجن ہارس وغیرہ شامل ہیں۔ سائبر سیکیورٹی کو مضبوط بنانے کے لیے مختلف اقدام 1. فائر وال کا استعمال: فائر وال ایک حفاظتی دیوار کی طرح کام کرتی ہے جو نیٹ ورک اور غیر محفوظ انٹرنیٹ کے درمیان رکاوٹ کا کردار ادا کرتی ہے۔ i2. اینٹی وائرس سافٹ ویئر کا استعمال: اینٹی وائرس سافٹ ویئر سسٹم کو وائرس اور مالویئر سے محفوظ رکھتا ہے اور ان کے حملوں کو نا کام بناتا ہے 3. پاسورڈ پالیسی: مضبوط اور منفرد پاسورڈز کا استعمال کیا جائے اور انہیں باقاعدگی سے تبدیل کیا جائے تا کہ غیر قانونی رسائی سے بچا جاسکے۔ 4. ڈبل فیکٹر او تھینٹیکیشن: اس میں صارف کو اپنی شناخت ثابت کرنے کے لیے دو الگ الگ ذرائع فراہم کرنے ہوتے ہیں، جو کہ زیادہ محفوظ طریقہ ہے۔ 5 باقاعدگی سے بیک اپ: ڈیٹا کو محفوظ رکھنے کے لیے اس کا بیک اپ بنانا ضروری ہے تا کہ کسی بھی سائبر حملے کی صورت میں نقصان کو کم کیا جاسکے۔ ہندوستان میں سائبر سیکیورٹی کے مسائل 6. کمزور سائبر قوانینہندوستان میں سائبر جرائم کے خلاف قوانین موجود ہیں، جیسے انفارمیشن ٹیکنالوجی ایکٹ 2000، لیکن یہ قوانین اکثر پرانے ہو چکے ہیں اور جدید سائبر حملوں سے نمٹنے کے لیے ناکافی ہیں۔ قانون نافذ کرنے والے ادارے بھی اکثر ان قوانین کے مؤثر نفاذ میں ناکام رہتے ہیں۔ 7. تربیت یافتہ افرادی قوت کی کمیسائبر سیکیورٹی کے لیے ماہرین کی ضرورت ہوتی ہے، لیکن ہندوستان میں تربیت یافتہ سائبر سیکیورٹی پروفیشنلز کی کمی ہے۔ نتیجتاً، سرکاری اور نجی ادارے سائبر حملوں کے خلاف غیر محفوظ رہتے ہیں۔ 8. جدید ٹیکنالوجی کا فقدانبہت سے سرکاری اور نجی ادارے جدید ٹیکنالوجی کے استعمال میں پیچھے ہیں، جس کی وجہ سے ان کے نیٹ ورک آسانی سے ہیک ہو سکتے ہیں۔ خاص طور پر چھوٹے کاروبار سائبر سیکیورٹی پر کم توجہ دیتے ہیں۔ 9. ڈیٹا پرائیویسی کا فقدانہندوستان میں اکثر کمپنیاں اور ادارے صارفین کا ڈیٹا محفوظ رکھنے میں ناکام رہتے ہیں۔ ڈیٹا لیکس اور شناخت کی چوری جیسے مسائل عام ہیں۔ ڈیٹا پرائیویسی کے قوانین جیسے پرسنل ڈیٹا پروٹیکشن بل کو مکمل طور پر نافذ نہیں کیا گیا ہے۔

ہر سال کی طرح امسال بھی ہوا زخم تازہ مگر

از: جاوید اختر بھارتی

بابری مسجد کے اندر 1949 میں مورتیاں رکھی گئیں، پھر مسجد میں تالا لگا دیا گیا، نماز پڑھنے پر پابندی عائد کردی گئی مقدمہ چلتا رہا عدالت میں دلائل اور ثبوت پیش ہوتے رہے اور بحث ومباحثہ ہوتا رہا 1986 میں تالا کھول دیا گیا اور پوجا پاٹ کرنے کی اجازت دے دی گئی اور 6 دسمبر 1992 کو بابری مسجد کو فرقہ پرستوں نے، انسانیت کے دشمنوں نے شہید کردیا مسلمان خون کے آنسو روئے ملک بھر میں فسادات کی لہر چل پڑی بے شمار لوگوں کی جانیں چلی گئیں، نہ جانے کتنی گودیاں اجڑ گئیں، بے شمار ماں بہنوں کی مانگ کا سیندور مٹ گیا، بے شمار بچے یتیم ہوگئے بھائی نے بہن اور بہن نے بھائی کھویا، باپ نے بیٹا اور بیٹے نے باپ کھویا، ماں نے بیٹی اور بیٹا اور بیٹے و بیٹی نے ماں کھویا آج بھی جب 6 دسمبر آتا ہے تو زخم ہرا ہوجاتا ہے اس وقت ملک میں جو ماحول تھا وہ سب کچھ آنکھوں کے سامنے آجاتا ہے جلتے ہوئے مکان، سلگتی ہوئی دکان، سڑکیں ویران، خوف وہراس کا منظر سب کچھ یاد آجاتا ہے دل سے آہ بھی نکلتی ہے اور آنکھوں سے آنسو بھی نکلتا ہے لیکن آج بھی مسلمانوں کی بہت بڑی تعداد ہے جو مساجد کو آباد کرنے کی فکر نہیں رکھتی آج بھی نمازیں قضاء کرتے ہیں اور فیشن کے طور پر سوشل میڈیا پر بابری مسجد کا اسٹیٹس لگاتے ہیں کاش انہیں بابری مسجد کی فریاد سنائی دیتی کبھی سنجیدگی کے ساتھ غور وفکر کرتے تو ضرور احساس ہوتا کہ 6 دسمبر کا دن یوم سیاہ ہے تو یوم احتساب بھی ہے ہمیں اپنا محاسبہ کرنا چاہئے کہ جس بابری مسجد کی شہادت کو یاد کرکے ہم اسٹیٹس لگارہے ہیں تو کیا واقعی نمازیں قضاء کرکے ہمیں بابری مسجد کا اسٹیٹس لگانے کا حق ہے؟

بابری مسجد کے نام پر سیاست بھی ہوئی بے شمار لوگوں کی سیاست چمک گئی، کار اور بنگلہ ہوگیا، حکومت تک رسائی ہوگئی دولت کا انبار لگالیا بابری مسجد کے نام پر کئی کمیٹیاں بن گئیں لوگ بڑے بڑے لیڈر بن گئے لیکن بابری مسجد نہیں رہی،، بی جے پی نے اقتدار میں آنے کے لئے بابری مسجد اور رام مندر کا مسلہ کھڑا کیا اور رام مندر کا دعویٰ کرکے اقتدار میں آئی اور اب اقتدار میں بنے رہنے کے لئے تمام مساجد کے سروے اور کھدائی کرنے کا نعرہ لگاتی ہے، عدالتوں میں عرضی داخل کرتی ہے اور عدالت کا رویہ بھی ایسا ہے کہ فرقہ پرست طاقتوں کو حوصلہ ملتا ہے یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ سابق چیف جسٹس چندر چوڑ نے بھی گل کھلایا ہے ان کی کارکردگی سے آئین کو نقصان پہنچا ہے، جمہوریت کے دامن پر بدنما داغ لگا ہے انہوں نے ہی تین ججوں کی بینچ کی سربراہی کرتے ہوئے 2022 میں گیان واپی جامع مسجد کیس کی شنوائی کے دوران ایک اہم رولنگ دیتے ہوئے کہا تھا کہ یہ صحیح ہے کہ تحفظ مذہبی مقامات ایکٹ 1991 کی رو سے جو مذہبی مقامات 15 اگست 1947 کو جس طرح کا تھا ویسا ہی رہے گا مگر اس کی تاریخی نوعیت جاننے کا حق حاصل ہے لہٰذا سروے پر روک نہیں لگائی جاسکتی اور نچلی عدالت کا سروے کا فیصلہ درست ہے،، دراصل اسی نظیر کا فائدہ اٹھا کر نچلی عدالتیں اس طرح کا آرڈر پاس کررہی ہیں،، جس کی وجہ سے ملک میں گنگا جمنی تہذیب کا تانا بانا بکھر رہا ہے اب ضروری ہے کہ سپریم کورٹ واضح طور پر یہ حکم صادر کرے کہ مذہبی مقامات ایکٹ کے ہوتے ہوئے ذیلی عدالتیں مذہبی مقامات سے متعلق کوئی بھی درخواست منظور نہ کریں تبھی یہ سلسلہ بند ہو سکے گا،، جس سول جج نے سنبھل کی تاریخی جامع مسجد کے معاملے میں انتہائی تیز رفتاری کے ساتھ فیصلہ دیا اور جس کے نتیجے میں حالات خراب ہوئے اور جانیں گئیں ہائی کورٹ اور سپریم کورٹ کو اسے فوری طور پر معطل کر جواب طلب کرنا چاہئے کیونکہ مسلمانوں کے صبر کا پیمانہ دھیرے دھیرے لبریز ہوتا جارہا ہے اور اب وہ نہ تو کسی بھی مذہبی عبادت گاہ کو کھونے کے لئے تیار ہیں اور نہ ہی ذلت کی زندگی گزارنے کو،، ذیلی عدالتوں کے ججوں کے طرز عمل اور سنبھل میں جو کچھ ہوا اس پر جہاں بہت سے علماء، صحافیوں اور دانشوروں نے ردعمل ظاہر کیا وہیں ٹریڈ کے فیضان صاحب کا دلائل وثبوت سے لبریز ردعمل سامنے آیا راقم الحروف نے شکریئے کے ساتھ موصوف کے ردعمل کا کچھ حصہ اپنے مضمون میں شامل بھی کیا ہے موصوف نے اپنے ردعمل میں یہ بھی کہا ہے کہ موجودہ سارے مسائل سیاسی ہیں،، یہ بات راقم الحروف بھی بار بار تحریر کرچکا ہے کہ یہ سارے مسائل سیاسی ہیں اور سیاست سے ہی حل ہوگا یہ کتنے افسوس کی بات ہے کہ کہا جاتا ہے کہ اس ملک میں مسلمانوں کی تعداد بیس کروڑ ہے پچیس کروڑ ہے مگر پھر بھی مسلمانوں کا کوئی سیاسی قائد نہیں اگر دو کٹگری میں بانٹ کر دیکھا جائے یعنی بیک ورڈ فارورڈ تو دونوں ہی سیاسی قیادت سے محروم ہیں ایک بات اور ہے کہ فارورڈ مسلمانوں کے اندر بہت حد تک سیاسی شعور ہے لیکن بیک ورڈ مسلمان تو اس سے بھی محروم ہے اسی لئے مسلمانوں کے تعلق سے جب بھی کوئی مسلہ درپیش آتا ہے تو کوئی سیاسی قائد نہیں ہوتا اور یہ بات کچھ علماء کرام، کچھ صحافی حضرات اور کچھ دانشور طبقے کو احساس ہے لیکن اجتماعی طور پر احساس نہیں ہے جبکہ یہ احساس آل انڈیا مسلم پرسنل لاء بورڈ اور جمعیۃ العلماء ہند کو ہونا چاہئے مگر اس میں سے ایک تنظیم کو تو ذرہ برابر احساس نہیں ہے اور دوسری تنظیم مسلم سیاسی قیادت کی سخت مخالف ہے اور یہ تنظیم خود کو غیر سیاسی بھی کہتی ہے اور انتخابات میں نام نہاد سیکولر پارٹیوں کی حمایت بھی کرتی ہے یعنی گڑ کھاتی ہے اور کہتی ہے کہ ہمیں غلغلہ بالکل پسند نہیں،، آج اتنا سب کچھ ہونے کے بعد بھی سیاسی پلیٹ فارم تشکیل دینے کی فکر نہیں بس عدالت کا دروازہ کھٹکھٹانا اور ریلف کا سامان تقسیم کرنا مسلے کا حل سمجھتی ہے اور کھل کر سیاست کرنے کو آج بھی شجر ممنوعہ مانتی ہے اب بتائیے کہاں سے اور کیسے مسلمانوں کے مسائل حل ہوں گے،،

دوسری بات ہر سال چھ دسمبر آتا ہے اور زخم ہرا ہوجاتا ہے بابری مسجد کی شہادت کے بتیس سال ہوگئے مگر آج بھی ہم اسی راہ پر چل رہے ہیں کہ حالات سازگار ہیں تو مسلکی مسجد اور حالات ناخوشگوار ہیں تو مسلمانوں کی مسجد اور آج بھی مسلکی شدت پسندی اس قدر زور پکڑ رہی ہے کہ کبھی کبھی اندیشہ ہوتا ہے کہ مستقبل میں حی علی الصلوٰۃ وحی علی الفلاح کے بعد کہیں فلاں بن فلاں کا لفظ نہ بڑھا دیا جائے کیونکہ آج بھی بڑی تعداد میں ایسے لوگ ہیں جو مسجدوں میں مسلک کی بنیاد پر داخل ہوتے ہیں اور مسلک وفرقہ کی بنیاد پر داخل ہونے دیتے ہیں آج بھی بہت سی مسجدیں اہلسنت والجماعت، جمعیت اہلحدیث اور احناف کے نام سے سجائی گئی ہیں آخر اس طرح کے نام مساجد کے دروازے اور دیواروں پر لکھنا کس بات کی نشاندہی کرتا ہے،، جب مسلمان ہی مسلمان کی مساجد کا مخالف ہے تو غیر ہماری مساجد سے کیوں ہمدردی رکھے گا بتیس سال سے ہم ہر سال چھ دسمبر کو یوم سیاہ مناتے ہیں اور زخم تازہ ہوجاتا ہے مگر کبھی ہم اپنے مذکورہ کاموں پر غور کرتے ہیں اگر کرتے ہیں تو مساجد کو کیوں ہم نے بانٹ کر رکھا ہے اور جب بانٹ کر رکھنے کے ہم حامی اور ہمارا یہ طریقہ صحیح ہے تو پھر بابری مسجد کی شہادت کا غم سب کو کیوں ہے؟ نہ جانے وہ کس مسلک کے ماننے والوں کی تھی،، خدارا اب سے ہوش کے ناخن لیں اور مسلکی شدت پسندی سے پرہیز کریں ورنہ اب تو لائن لگی ہوئی ہے ہر ہفتے میں کسی نہ کسی مسجد پر دعویٰ ٹھونکا جارہا ہے اور سروے وکھدائی کا مطالبہ کیا جارہا ہے۔

Gulab Jewellers
Gulab Tower Bakerganj,Patna-800 004

गुलाब ज्वेलर्स
Tejaswi Kr. Kr.Sarraf
Mob:-7870075608
گلاب جوئیلرس
ONLY 22 CT BIS 91.6
गुलाब टॉवर,बाकरगंज,पटना-800004 E-Mail:gulabjewellers157@gmail.com
Deals in Gold,Silver,Daimond,Platinum,Hallmark18ct.&22ct Jewellery

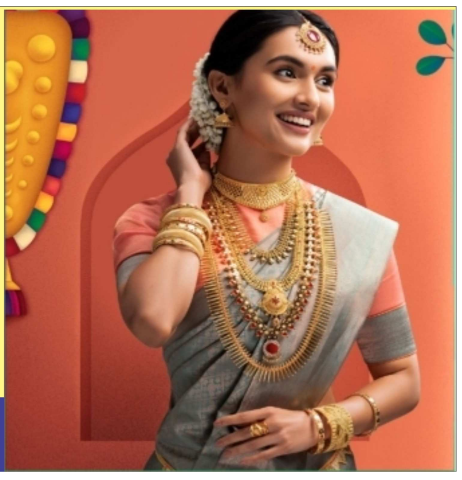

HANZALA TOUR & TRAVEL PVT. LTD.
حنظلہ ٹور اینڈ ٹریول پرائیویٹ لمیٹیڈ
H.O. : 9/A, Lower Ground Floor, Fazal Imam Complex, Fraser Road, Patna 1
Toll Free : 1800-1211-786 Mob. : 9576786786
Email : hanzalaheadoffice@gmail.com | Website : www.hanzalatt.com.in
A Complete HAJJ UMRAH & ZEYARAT Package Solution

21 JAN & 5feb, 2025	18 FEB, 2025	31 MARCH, 2025	28 FEB, 2025
40 Times Prayers in Madinah	SHABAN RAMZAN	21DAY'S Ramadan	Full Month Ramadan
₹ 1,09,999/-	₹ 1,39,999/-	₹ 1,59,999/-	₹ 1,89,999/-
SAUDI AIRLINES Patna To Patna	SAUDI AIRLINES Patna To Patna	SAUDI AIRLINES Patna To Patna	SAUDI AIRLINES Direct Flight

HOTEL in MAKKAH (within 300-350 Mtr.) REHAB AL TAQWA OR SIMILOR
RAMZAN-2025 BOOKING GOING ON
Hotel in MADINA (within 50-100 Mtr.) ZOHRA GROUP
9507577786, 9507777786, 9507877786
We Regard Pilgrim as MEHMAAN-E-HARMAIN SHARIFAIN

DHAKA/E.CHAMPARAN	NAWADA	KISHANGUNJ	JAMUI	SAHARSA	SIWAN	SILAO,NALANDA
9097001221	8700152814	8809175786	9507052786	9471256814	9973250972	9570625268
MD. TABREZ	ARSHI	SYED AHMED KABIR	AFTAB MALLICK	RAHMAT HUSSAIN	PURNAM SIWANI	FAIZAN ALAM
ARARIA	**BIHAR SHARIF**	**MOTIHARI**	**HARCHANDA**	**MUZAFFARPUR**	**MUBARAKPUR**	**GOPALGANJ**
9852382797	9798606457	9576078605	9576078610	8757115859	7033041817	8294797194
QARI NEYAZ	AFAQUE AHMAD	SHAHNAWAZ	HAJI NURUL HUSSAIN	ANWAR SHOIB	QARI NAZIR	KHURSHID

ZAM ZAM
زم زم
حج عمرہ ٹور اینڈ ٹریول
Hajj Umrah Tour & Travel
Main Khagaul Road, Opp सेन्ट्रल बैंक ऑफ इंडिया Central Bank of India, Minhaj Nagar, Phulwari Sharif, Patna- 801505

18 NOV 2024	22 DEC 2024	25 JAN 2025	02 MAR 2025
95,999/-	95,999/-	95,999/-	1,60000/- Full 30 Day Ramdan
DELHI TO DELHI	DELHI TO DELHI	DELHI TO DELHI	DELHI TO DELHI

Ramdan Booking Start 2025
LAST 20 DAY RAMDAN 13 MAR 2025 DELHI TO DELHI (1,50,000/-) PATNA TO PATNA (1,60,000/-)
SAUDI AIRLINES/AIR INDIA
Makkah Hotel Within 300-350 Mtr
Package Includes
Accommodation, Visa, Ticket, Laundary, Zamzam, Badar Zeyarat, Transportation, Food, Tour Assistance
Madina Hotel Within 100-150 Mtr
9334735020, 9334369891, 9308841431, 9572959246
PATNA TO PATNA 1,05,000/-
CONTACT PERSON OTHER DISTRICT

NEW DELHI	ASANSOL (W.B)	RAJA BAZAR PATNA	BUXAR	CHAPRA	SIWAN	MUZAFFARPUR	DARBHANGA	BIHAR SARIF	BHAGALPUR	ALAMGANJ PATNA
Gulam Rasul 9015524877	Mufti Sohail Ansari 8868894411	Sajjad Khan 930816263	Md. Afzal Ansari 9110991456	Md. Sabir Hussain 9308841431 8409715125	Ahmad Reza 9308170977	Md. Rizwan 7004957236 9199684786	Sajid Qaiser 9122167786	Md. Chand 8210695856	Kamil Khan 9631923254	Md. Rizwan 8292847945 Md. Ashraf- 8228826640

DAYARE HARAM
دیارے حرم
حج عمرہ ٹورس پرائیویٹ لمیٹڈ
HAJJ UMRAH TOURS PVT LTD
AIHUTOA ISO 9001:2015 IATA
عمرہ
17 DAY UMRAH TOUR 2025
Premimum Semi-Delux Package
DEP: 17 Jan. 2025 / RET: 02 Feb. 2025
Direct Flight DEL JED DEL By Saudi Airlines
SV 759 17 JAN DEL JED 2005 2350 / 2PC
SV 756 02 FEB JED DEL 0215 0945 / 2PC

5 & 4 Sharing Room	Rs. 88,999/-
3 Sharing Room	Rs. 98,999/-
2 Sharing Room	Rs. 1,08,999/-

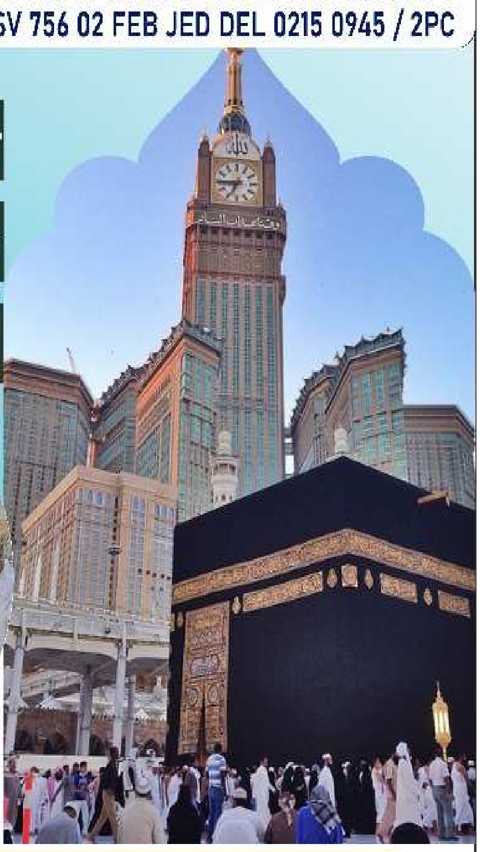

Package Includes:
Return Air Ticket | Umrah Visa with Insurance | Best of Accommodation Indian Meals 3 Time | Air-conditioned Transportation | Local Ziyarats in Makkah & Madinah | 5 Liters Zam Zam | 2 Time Laundry | Gifted Umrah Kit | Exprienced Tour Guide

Document Required
* Valid Passport 6 Months
* Pan Card
* 2 Pc Photo (with White Background)
* Final Vaccination Certificate

Abdur Razaque (11 years experiance)
+91-9555659996

HOTEL DETAIL
MAKKAH: Shams Al Zahbi Hotel Hotel / SIMILAR (10 Nights 3 STAR-350 Mtr.)
MADINAH: Sebal Plus HOTEL / SIMILAR (6 Nights 3 STAR-200 Mtr.)

DAYARE HARAM HAJJ UMRAH TOURS PVT. LTD.
1st Floor, Shop No- 5 & 6, M.H. Market Karamganj Road, Near Shiksha Bhawan Laheriasarai, Darbhanga, Bihar - 846001
Mob- +91 9031310178, Tel- 06272-351228
Web : www.dayareharam.com
Email : info@dayareharam.com

HAFEEZ TOUR AND TRAVEL
حفیظ ٹور اینڈ ٹریول
HAFEEZ HAJ & UMRAH 9507677786, PATNA
A/16 ADISON ARCADE, FRASER ROAD, OPP. DOOR DARSHAN, PATNA-1

PACKAGES (UMRAH DEPARTURE)
* 20th January 98,900/- Saudi Airlines Delhi to Delhi
* 15th February 98,900/- Saudi Airlines Delhi to Delhi
* 10th March (RAMZAN EID IN INDIA) 166,900/- Saudi Airlines Delhi to Delhi

SERVICES
Accommodation, Visa, Ticket, Laundry, Zeyarat makkah & Madina, Transportation, Food, Tour Assistance

HOTELS
Makkah Hotel (Within 350-400 mtr) DAR AL KHALIL AL RUSHAD
Madina Hotel (Within 100-150 mtr) REYAZ AL ZAHRA

COMPLIMENTARY
BAG PACK CHAPPAL BAG ZAMZAM 5LTR

40 TIMES NAMAZ IN MADINA
حسب ضرورت عمرہ پیکج بھی دستیاب ہے۔
PATNA TO PATNA Rs.1,10,900/-
PATNA TO PATNA (RAMZAN) 1,76,900/-
9835009701
9386899468

کانپور میں طالبہ کی گولی سے موت کے معاملے میں باپ کو بندوق سمیت گرفتار کیا گیا

سنیل باجپائی

کانپور: بدھنو میں ایک طالبہ کی گولی سے موت کے معاملے میں پولیس نے اس کے والد کو پستول سمیت گرفتار کیا ہے۔ اس کے پاس سے دو کارتوس بھی برآمد ہوئے ہیں۔ اس معاملے میں پولیس نے خود اس کے خلاف مقدمہ درج کیا ہے۔ پولیس کے مطابق یہ معاملہ غیرت کے نام پر قتل سے بھی جڑا ہے کیونکہ طالب علم کی ایک لڑکے سے دوستی تھی اور جس شخص کو گرفتار کیا گیا اس کا والد بھی اس کا مخالف تھا۔ پولیس کے مطابق ملزم کے خلاف اسلحہ ایکٹ سمیت ثبوت چھپانے اور سرکاری ملازم کو غلط معلومات دینے کے الزام میں بدھنو پولیس اسٹیشن میں ایف آئی آر درج کی گئی ہے۔ تاکہ واقعے کے بارے میں باخبر رہے۔ جمو گاؤں کے رہنے والے ونے سنگھ چندیل ایک وکیل کے دفتر میں کلرک ہیں۔ گزشتہ جمعہ کو تقریباً 11.30 بجے، ونے کی بیٹی شریا نے گھر کے اندر خود کو گولی مار کر خودکشی کر لی۔ پولیس نے موقع پر پہنچ کر تفتیش کی تو ایک پستول برآمد ہوا۔ لیکن استعمال ہونے والی گولی 312 بور کی تھی۔ اس پر پولیس چکرا کر رہ گئی۔ پولس نے اس معاملے میں تحقیقات کو آگے بڑھایا۔ جس کے تحت پولیس نے والد ونے سنگھ چندیل پر نظر رکھنا شروع کر دی۔ پولیس کے بڑھتے ہوئے دباؤ کو دیکھ کر والد واردات میں استعمال ہونے والی پستول چھپانے کے لیے جمو گاؤں سے پیدل گھاٹم پور چلے گئے۔ راستے میں وہ بندوق چھپانے کے لیے مناسب جگہ کی تلاش میں تھا۔ اس دوران پولیس کو اس کی اطلاع ملی۔ بدھنو پولیس اسٹیشن میں تعینات ایس آئی مکیش کمار باجپائی اپنی ٹیم کے ساتھ کسان نگر روڈ پر جمو گاؤں کی طرف روانہ ہوئے۔ دیسی شراب کی دکان بھوانی پور پہنچنے کے بعد ونے سنگھ چندیل کو پیدل وہاں جاتے ہوئے دیکھا گیا۔ ونے نے جب ایس آئی کی ٹیم کو اپنی طرف آتے دیکھا تو اس نے پیچھے مڑ کر بھاگنا چاہا۔ پولیس نے بتایا کہ اس دوران ضروری طاقت کا استعمال کرتے ہوئے ونے کو بدھنو نہر جھال کے قریب سے گرفتار کیا گیا۔

ماں نے بیٹی کو فون پر بات کرنے سے انکار کیا تو اس نے خوفناک قدم اٹھالیا

(بہار شریف محمد آفتاب) نالندہ میں 9ویں کلاس کی ایک طالبہ نے خود کو پھانسی لگالی، یہ واقعہ ناگرنوسہ تھانہ علاقے کے مردلیچک گاؤں میں پیش آیا، جس کی شناخت رندھیر کمار کی 17 سالہ بیٹی کے طور پر ہوئی ہے۔ انہوں نے کہا کہ مقتول کی والدہ اور خالہ گھر کے باہر دروازے پر بیٹھی تھیں۔ والد رندھیر کمار ایک کسان ہیں اور وہ ایک شادی میں شرکت کے لیے پٹنہ گئے تھے۔ اسی دوران اطلاع ملی کہ جیوتی اچانک بیمار ہوگئی، وہ گھر پہنچے تو دیکھا کہ گاؤں والوں کے ساتھ پولیس کی بھیڑ جمع ہوگئی تھی اور جیوتی نے پھانسی لے لی تھی۔ کمرے میں اس نے خودکشی کر لی، لیکن اس نے خود کو پھانسی دینے کی وجہ نہیں بتائی، تاہم ذرائع کی مانیں تو جیوتی کا اسی گاؤں کے ایک نوجوان سے رشتہ چل رہا تھا، جس کی وجہ سے اس کی ماں نے اسے ڈانٹ کر اس کی بیٹی کو چھین لیا۔ موبائل جیوتی نے خود کو کمرے میں بند کر کے پھانسی لگالی جب کافی دیر تک جیوتی کمرے سے باہر نہ نکلی تو گھر والے چیک کرنے گئے اور واقعہ کی اطلاع ملنے پر جیوتی کو لٹکا ہوا پایا لاش کو تحویل میں لے کر پوسٹ مارٹم کے لیے بہار شریف اسپتال بھیج دیا گیا اور لاش ورثاء کے حوالے کردی گئی۔ مزید کارروائی کی گئی ہے

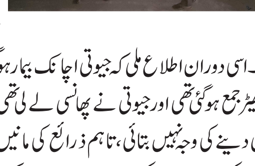

ماڈرن اسپورٹس کلب ارریہ نے ٹرائبل یوتھ کلب گولباری کو دو کے مقابلے چھ گول سے ہرایا

ارریہ:- (مشتاق احمد صدیقی) ضلع کا واحد اسٹیڈیم نیتا جی سبھاش اسٹیڈیم میں ماڈرن اسپورٹس کلب ارریا کے زیر اہتمام چل رہا طفیل اور سبطین میموریل فٹبال ٹورنامنٹ کے تیسرے دن ماڈرن اسپورٹس کلب ارریہ نے ٹورنامنٹ کے تیسرے میچ میں شاندار فتح حاصل کی۔ فٹ بال ٹورنامنٹ کے تیسرے روز ماڈرن اسپورٹس کلب ارریہ اور ٹرائبل یوتھ فٹبال کے درمیان کھیلے گئے میچ میں اسپورٹ کلب ارریا نے انہیں چھ گول سے شکست فاش دے کر شاندار جیت حاصل کی۔ میچ میں ببلو مرانڈی، اجے مرانڈی اور صدرے عالم نے ریفری کے فرائض کو انجام دیا۔ جبکہ چاندا عظمی نے کمنٹیٹر کی ذمہداری کو بحسن وخوبی انجام دیا۔ مین آف دی میچ کا خطاب ماڈرن سپورٹس کلب کے نوجوان کھلاڑی دلیپ کمار کو دیا گیا، کل کے میچ کے ساتھ اس ٹورنامنٹ کو کامیابی سے ہمکنار کرانے میں کلب کے صدر ستیان شرن، سیکرٹری اشتیاق عالم پی آر او تنزیل احمد جھنو، ذکی اختر انصاری، سکندر پاسوان، وقار احمد، تابش نور، اریب صدیقی اور معتصم زبیری وغیرہ اہم کردار ادا کر رہے ہیں۔ میچ کا فائنل میچ اتوار 15 دسمبر کو اسی نیتا جی سبھاش اسٹیڈیم میں کھیلا جائے گا۔ مہمان خصوصی منوج برریا کے ہاتھوں کل کی فاتح ٹیم کو شیلڈ دیا گیا، انہوں نے کہا کہ اررریہ فٹ بال کی سرزمین ہے، جسے لوگ بہت پسند کرتے ہیں۔

ڈپٹی ڈیولپمنٹ کمشنر سمستی پور کلیان پور بلاک سپورٹس گراؤنڈ اور زیر تعمیر R-SETI عمارت کا معائنہ کیا گیا

محمد زبیر

ڈپٹی ڈیولپمنٹ کمشنر سمستی پور شری سندیپ شیکھر پریادرشی نے 11 دسمبر 2024 کو کلیان پور بلاک کے تحت زیر تعمیر کھیلوں کے میدان اور آر-SETI کی زیر تعمیر عمارت کا معائنہ کیا، جس کے بعد کلیان پور بلاک آفس میں ایک جائزہ میٹنگ منعقد کی گئی، تمام متعلقہ افسران کو ہدایت دی گئی کہ وہ تیزی سے کام کریں۔ کام کو جاری رکھیں اور اسے معیار کے مطابق رکھیں۔ میٹنگ میں بلاک ڈیولپمنٹ آفیسر کلیان پور، پروگرام آفیسر منریگا سمستی پور، ایل ڈی ایم سمستی پور اور دیگر تمام متعلقہ افسران موجود تھے۔

سمستی پور انجینئر اتل سبھاش کی خودکشی کیس میں بیوی کے خلاف ایف آئی آر درج، سسرال والوں کے خلاف بھی کارروائی

محمد زبیر

ایک معروف آئی ٹی کمپنی میں کام کرنے والے پوسا روڈ، سمستی پور کے رہنے والے سافٹ ویئر انجینئر اتل سبھاش کی خودکشی کے معاملے میں بنگلورو پولیس نے بڑی کارروائی کی ہے۔ خودکشی سے قبل اتل نے ایک ویڈیو اور 24 صفحات پر مشتمل ایک خودکشی نوٹ کے ذریعے الزام لگایا تھا کہ اس کی بیوی اور سسرال والوں نے قانون کا غلط استعمال کرتے ہوئے اسے اور اس کے خاندان کے افراد کو تشدد کا نشانہ بنایا۔ اس نے اسے خودکشی کرنے کی وجہ بتائی ہے۔ اب پولیس نے اتل کی بیوی اور اس کے سسرال والوں کے خلاف مقدمہ درج کرلیا ہے۔ خبر رساں ایجنسی اے این آئی کے مطابق بنگلورو کی مراٹھا ہلی پولیس نے متوفی اتل سبھاش کی بیوی نکیتا سنگھانیہ، ساس نشا سنگھانیہ، بیوی کے بھائی انوراگ سنگھانیہ اور چچا سشیل سنگھانیا کے خلاف ایف آئی آر درج کی ہے۔ پولس نے یہ کہتے ہوئے جانچ شروع کردی ہے کہ اس معاملے میں اتل سبھاش کے بھائی وکاس نے مقدمہ درج کرلیا ہے۔ کرناٹک پولیس نے اتل سبھاش کے بھائی بکاش کمار کی شکایت کی بنیاد پر اتل کی بیوی نکیتا اور تین سسرالیوں کے خلاف مقدمہ درج کیا ہے۔

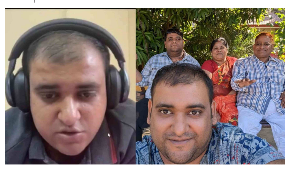

سمستی پور ویمنس کالج میں بڑے ہی اہتمام کے ساتھ انسانی حقوق کا عالمی دن منایا گیا

محمد زبیر

سمستی پور: ویمنس کالج کی پرنسپل پروفیسر۔ انسانی حقوق کا عالمی دن سنیتا سنہا کی صدارت میں اور نیشنل سروس پلاننگ یونٹ، شعبہ سیاسیات اور نفسیات کے شعبہ اور ڈسٹرکٹ لیگل سروسز اتھارٹی کے مشترکہ زیر اہتمام منایا گیا۔ پروگرام کا آغاز شعبہ سیاسیات کی سربراہ ڈاکٹر مادھولیکا مشرا سے ہوا، انہوں نے سٹیج پر افسر کا استقبال کیا اور انسانی حقوق کے دن کے اہم نکات پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ انسانی حقوق ہر شخص کے وقار اور برابری کی بنیاد ہیں، جو کہ انسانی حقوق کی بنیاد ہے۔ ایک مضبوط اور جامع معاشرے کی بنیاد۔ پروگرام کی صدارت کرتے ہوئے پرنسپل پروفیسر۔ سنیتا سنہا نے کہا کہ انسانی حقوق کا عالمی دن ہمیں احترام، عزت نفس اور برابری کے ساتھ انسانی حقوق کے تحفظ کے بارے میں آگاہ کرتا ہے، یہ ہماری ذمہ داری ہے کہ ہم ان کی حفاظت کر کے ملک کی ترقی میں اپنا حصہ ڈالیں۔ پروسریش ساہ نے کہا کہ انسانی حقوق فطری حقوق ہیں، اس لیے انسانی حقوق کو فرض کے ساتھ جوڑ کر اور کسی بھی اتھارٹی پر دباؤ ڈال کر انسان کو بچایا جاسکتا ہے۔ پولیٹیکل سائنس ڈپارٹمنٹ کی طالبہ اور این ایس ایس کی رضا کار نمیتا نے پروگرام میں اسٹیج مینجمنٹ کا کام انجام دیا۔

بہن کی حرکتوں سے دلبرداشتہ نوجوان نے پھانسی لگا کر خودکشی کرلی

(بہار شریف محمد آفتاب) اپنی بہن کی حرکتوں سے دلبرداشتہ ہو کر ایک نوجوان نے پھانسی لگا کر خودکشی کر لی متوفی وجے پرساد کے 22 سالہ بیٹے کا نام روشن کمار عرف بنٹی ہے جو کہ شادیوں میں میسنجر کا کام کرتا ہے۔ منگل کو جب وہ رات کو کام کرنے کے بعد صبح گھر واپس آیا تو وہ اپنے کمرے میں چلا گیا اور جب وہ کافی دیر تک نہ اٹھا تو گھر والے اسے جگانے کے لیے اس کے کمرے میں گئے۔ انہوں نے اسے پھندے سے لٹکا ہوا پایا۔ اسے فوری طور پر نیچے اتار کر علاج کے لیے اسپتال لے جایا گیا جہاں ڈاکٹر نے اطلاع ملتے ہی موقع پر پہنچ کر لاش کو قبضے میں لے کر پوسٹ مارٹم کے لیے صدر اسپتال بھیج دیا۔ ہیڈ راجیو رنجن کمار نے بتایا کہ پوسٹ مارٹم رپورٹ کے بعد ہی موت کی وجہ واضح ہو سکے گی، گاؤں والوں میں یہ چرچا ہے کہ ان کی بہن بار بار اسی گاؤں کے ایک لڑکے سے بات کرتی تھی۔ وہ اپنی بہن کی اس عادت سے پریشان تھا۔

معاون اردو مترجمین کو جلد ملے گا تقرری کا پروانہ: قارہ صہیب
فائنل رزلٹ جاری ہونے کے بعد راجد ایم ایل سی نے بی ایس ایس سی کے چیئرمین سے کی ملاقات

پٹنہ (پریس ریلیز) راشٹریہ جنتادل کے ممبر کونسل قاری صہیب نے بہار اسٹاف سلیکشن کمیشن کے چیئرمین محمد سہیل سے ملاقات کر معاون اردو مترجمین کے فائنل رزلٹ کی اشاعت پر مبارکباد پیش کرتے ہوئے کہا کہ جلد از جلد فائنل رزلٹ کی کاپی اردو ڈائریکٹوریٹ کو سونپ دی جائے تاکہ تقرری کا معاملہ جلد حل ہو جائے، واضح ہو کہ پی ٹی-مینس اور پھر انٹرویو کے بعد بھی تقرری کا معاملہ زیر التوا تھا، عدالت میں معاملہ زیر التوا ہونے کی وجہ سے امیدواروں کو در در بھٹکنا پڑا کافی تگ ودو کے بعد کیس واپس لیا گیا بعد ازیں بالآخر فائنل رزلٹ شائع کر دیا گیا اب امیدواروں کو صرف اور صرف تقرری کا انتظار ہے، تفصیلی بات چیت کے دوران راجد ایم ایل سی قاری صہیب نے کہا چیئرمین موصوف کا بھی بڑا رول رہا ہے رزلٹ کی اشاعت میں اس امیدواروں کی طرف سے بھی شکریہ ادا کیا جارہا ہے، اب بس اسٹاف سلیکشن کی ذمہ داری ہے کہ جلد از جلد کامیاب امیدوار کے سارے کاغذات اردو ڈائریکٹوریٹ کو سونپ دے اس لیے کہ پہلے ہی بہت تاخیر ہوچکی ہے، چیئرمین محمد سہیل نے کہا کہ جو بھی دشواری تھی اب دور کرلی گئی ہے بس حتمی رزلٹ کی تفصیلات کے متعلق سارے کاغذات تیار کر لئے گئے اور بہت ہی جلد راج بھاشا اردو کو سونپ دیا جائے گا اس کے فوراً بعد تقرری نامہ امیدواروں کو دے دیا جائے گا، واضح ہو کہ نوٹیفکیشن جاری ہونے کے بعد معاون اردو مترجمین کے امیدوار کئی سالوں سے در در بھٹک رہے ہیں عدلیہ سے لیکر سیاسی جماعتوں کے لیڈران تک دروازے پر دستک دیتے رہے ہیں، قاری صہیب نے اس معاملہ کو لیکر وزیر اعلیٰ نتیش کمار کو کئی بار خط لکھا اور پھر قانون ساز کونسل میں بھی پرزور انداز میں مذکورہ معاملہ کو اٹھایا اور لگاتار اسٹاف سلیکشن کے چیئرمین سے ملاقات کرتے رہے تب جا کر یہ معاملہ حل ہوا ہے

عرس کے موقع پر بابا مخدوم فریدالدین کے آستینوں پر چادر چڑھائی گئی

(بہار شریف محمد آفتاب) بہار شریف کے علاقہ چاند پورہ میں حضرت مخدوم فریدالدین تویلہ بخش چشتی رحمۃ اللہ علیہ کے 549ویں عرس کے موقع پر دور دراز سے خواتین نے بڑی شان سے چادریں اوڑھیں اور باہمی اتحاد و سلامتی کے لیے دعائیں مانگیں۔ صوفی خانقاہ آرگنائزیشن بہار کی جانب سے سالانہ عرس میلے میں ایک روزہ قومی کنونشن میں ہندوستانی ثقافت کے تحفظ میں صوفیاء کرام کے کردار پر تفصیلی گفتگو کی جائے گی، اس موقع پر پٹنہ سے تشریف لائے ہوئے فقیر شفاء رضا عظیم آبادی نے کہا گورکھپور فتح میں لوگوں کو سکون ملے گا محبت کا رویہ ہونا چاہیے اور اس گلشن میں بھی بھارت کی طرح کئی طرح کے پھول ہیں، یہاں کے لوگ اس گلشن کی خوشبو کو محسوس کریں، وہ محبت کی خوشبو۔ اسے لینے کے بعد روح میں تازگی پیدا ہوتی ہے، یہ حضرت مخدوم فریدالدین تویلہ بخش چشتی رحمۃ اللہ علیہ کا پیغام ہے جو ہندوستان کی طرح گلشن میں بھی اپنا پیغام عام کرنے تشریف لائے ہیں، اس موقع پر سید عادل حیدر چشتی چاند پورہ سجادہ نشین متولی خانقاہ، سماجی کارکن ظفر علی عرف رومی خان کے علاوہ ہزاروں لوگ چادر اوڑھ کر موجود رہیں۔

RACL Geartech Limited کی طرف سے NSE کی فہرست سازی کی تقریب

نئی دہلی: RACL GearTech Limited، اعلی درجے کی انجینئرنگ حل فراہم کرنے والا ایک معروف عالمی فراہم کنندہ، اپنی فہرست کے ساتھ ایک نئے انفلیکشن پوائنٹ کو نشان زد کرتا ہے۔ اسی کو یادگار بنانے کے لیے یہ تقریب 27 نومبر 2024 کو صبح 8:15 بجے سے NSE ایکسچینج پلازہ، C-1، بلاک جی، باندرہ کرلا کمپلیکس، باندرہ (ایسٹ)، ممبئی 051400 میں منعقد ہوئی۔ نیشنل سٹاک ایکسچینج وہاں آکر فخر محسوس کررہا ہے۔ یہ نہ صرف ایک قابل فخر لمحہ ہے بلکہ اپنے شراکت داروں اور اسٹیک ہولڈرز کی جانب سے مسلسل بھروسہ اور حمایت کا بھی ثبوت ہے۔ مسٹر گرشرن سنگھ، چیئرمین اور مینجنگ ڈائریکٹر، RACL، نے کہا، ہم جدید انجینئرنگ میں جدت، پائیداری اور معیار کو یکجا کرتے رہیں گے، یہ فہرست اس بات کو نمایاں کرتی ہے کہ RACL GearTech Limited نے ہندوستانی آٹوموٹیو سیکٹر میں اپنی پوزیشن کو مضبوط کیا ہے اور مالیاتی شعبے میں مزید اضافہ ہوا ہے۔ مارکیٹوں میں نمائش۔ اس بے مثال کامیابی کا باقاعدہ آغاز اور جشن RACL کے عوامی کیپٹل مارکیٹوں میں داخلے کی نشاندہی کرتا ہے۔

مودی نے سردار صاحب کے خواب کو پورا کرنے کے لیے کام کیا

پٹنہ۔ (پریس ریلیز) راجستھان کے جودھ پور میں سردار ولبھ بھائی پٹیل کے 11 فٹ اونچے مجسمے کی نقاب کشائی کرتے ہوئے مرکزی وزیر داخلہ وتعاون اور بھارتیہ جنتا پارٹی کے سینئر لیڈر امیت شاہ نے ملک کے لوگوں کو واضح پیغام دیا کہ دفعہ 370 ان کی زندگی کے دوران نافذ رہی۔ سردار صاحب وزیر اعظم مودی نے 10 سالوں میں طلاق کا خاتمہ، یکساں سول کوڈ، عظیم الشان رام مندر، تین طلاق کے خاتمے جیسے کئی اہم کام مکمل کیے ہیں۔ سردار پٹیل کا یہ 1100 کلو اور 11 فٹ اونچا مجسمہ کئی دھاتوں سے بنا ہے اور اسے 8 فٹ اونچی جگہ پر نصب کیا گیا ہے جس کی مہک عمروں تک پھیلے گی۔ تاریخ گواہ ہے کہ ملک اور سابقہ حکومتوں نے متحدہ ہندوستان کے خالق سردار پٹیل کے ساتھ کبھی انصاف نہیں کیا۔ کئی دہائیوں تک ایک ہی خاندان سے عقیدت رکھنے والی کانگریس پارٹی نے کبھی سردار پٹیل کی یادگار نہیں بننے دی، لیکن وزیر اعظم نریندر مودی نے گجرات کے کیواڑیہ میں دنیا کا سب سے اونچا اسٹیچو آف یونٹی ※ بنا کر سردار پٹیل کو خراج عقیدت پیش کرنے کا بیڑا اٹھایا۔ کیا۔

ڈی ایم نے مختلف دفاتر کے لیے نشان زد زمین کا معائنہ کیا، افسران کو ہدایات دیں۔ ایس ڈی او اور ڈی ایس پی آنے والی رکاوٹوں کو دور کریں گے

پٹنہ سٹی (محمد فیض)

پٹنہ کے ڈی ایم ڈاکٹر چندر شیکھر سنگھ نے بدھ کے روز پٹنہ سٹی سب ڈویژن علاقے میں پولیس اسٹیشن کی عمارت، سمپچک بلاک-کم زونل آفس، سٹی کونسل آفس کے لیے نشاندہی کی گئی زمینوں کا معائنہ کیا۔ انہوں نے موقع پر موجود عہدیداروں کو ضروری ہدایات بھی دیں۔ اس سلسلے میں انہوں نے مقامی عوامی نمائندوں سے رائے بھی لی۔ موقع پر ہی ڈی ایم نے ایڈیشنل کلکٹر کو ہدایت دی کہ زونل افسران کے ذریعے کام کو تیزی سے مکمل کیا جائے۔ ڈی ایم نے سب سے پہلے گاندھی سیتو او پی کے لیے موضع ساندل پور میں بسکومن گولمبر کے قریب جگہ کا معائنہ کیا۔ اس کے بعد انہوں نے پٹنہ سٹی کے سول کورٹ کے لیے رانی پور موضع میں واقع زمین کا معائنہ کیا۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے رانی پور موضع میں ہی بائی پاس پولیس سٹیشن کے لیے نشان زد 50 اعشاریہ ایک اراضی کا معائنہ کیا۔ اس کے بعد پاٹلی پترا بس اسٹینڈ، او پی پولیس اسٹیشن کے لیے پہاڑی موضع میں زمین کا معائنہ کیا۔

عزت مآب وزیر اعلیٰ ریاست کے جھارکھنڈی نوجوانوں کو نوکریاں دیں، لاٹھی نہیں۔ JSSC-CGL امتحان کی چھان بین کی جانی چاہیے۔ وجے شنکر نائک

آدیواسی مول واسی جنادھیکر منچ کے مرکزی نائب صدر اور سابق ایم ایل اے امیدوار وجے شنکر نائک نے ہزاری باغ کے مشتعل طلباء پر لاٹھی چارج پر اپنے ردعمل میں مذکورہ بات کہی۔ ان کا مزید کہنا تھا کہ لاٹھیاں اور گولیاں جمہوریت کے لیے شایان شان نہیں ہیں اس نظام کو آپ کی حکومت میں بند کر کے مذاکرات کے زیادہ سے زیادہ دور ہونے چاہئیں۔ عوام کی ہر بات کو غور سے سنا جائے اور مکالمے کو فروغ دے کر مثبت اقدامات اٹھائے جائیں تاکہ آپ کی حکومت عوامی حکومت ہونے کا پیغام عوام تک پہنچ سکے۔ شری نائک نے مزید کہا کہ جے ایس ایس سی جی ایل کا نتیجہ دیکھنے کے بعد ایک نابینا شخص بھی کہہ سکتا ہے کہ اس میں کسی نہ کسی طرح 100 فیصد دھاندلی ہوئی ہے۔ ان امتحانات میں کامیاب ہونے کے لیے دکھائے گئے رول نمبروں کی احتیاط سے جانچ پڑتال حسب ذیل ہونی چاہیے۔ 2060309،
2077415 2077666، 2077413، 2060310،
2078098، 2077971، 2077970، 2077667،
2109565، 2097781، 2097779، 2078099،
2112343، 2109566،
2120727، 2112345،
2122208، 2120728،
2122209 2122718،
2122720 2125085،
2126519، 2125086،
2135954، 2126520،
2136319، 2135955،
2158172، 2136321،
2163790، 2158173،
2167913، 2163792،
2169385، 2167914،
2170206، 2169387،
2171618، 2171385، 2171384، 2170207،
2188107، 2179890، 2179879، 2171619،
2211945، 2189025، 2188108 2189024،
2212439 2212613، 2212438، 2211946،
2213770 2227413، 2213769، 2212614،
2227476 2227614، 2227474، 2227415،
2228123، 2227658، 2227615 2227656،
2240266، 2228663، 2228125 2228661،
2264874، 2264710، 2240267 2264709،
2264875 2309984، 2309985 شری نائک نے مزید کہا کہ اس تحقیقات سے یہ بات سامنے آئے گی۔ JSSC CGL 100-٪ گھوٹالہ ہے! مخلص، دستخط وجے شنکر نائک مرکزی نائب صدر آدیواسی مول واسی جنادھیکر منچ، سابق ایم ایل اے امیدوار

کمسنی کی شادی، خواتین اور اطفال پر صنفی تشدد کے خلاف مڈل اسکول نرپت گنج میں پروگرام کا انعقاد۔
کمسنی کی شادی اور اطفال وخواتین پر صنفی تشدد کو ہر فرد اپنے گھروں سے ختم کرنے کی کوششیں کریں!:- مقررین

ارریہ:- (مشتاق احمد صدیقی) انسانی حقوق کے عالمی دن کے موقع پر بچوں کے حقوق کے لئے جاگرن کلیان بھارتی فاربس گنج، ڈسٹرکٹ چائلڈ پروٹیکشن یونٹ ارریہ اور ڈسٹرکٹ لیگل سروسز اتھارٹی کے مشترکہ زیر اہتمام آدرش مڈل اسکول نرپت گنج میں ڈسٹرکٹ لیگل سروسز اتھارٹی کے پی ایل بی ونے کی صدارت میں کمسنی کی شادی خواتین اور اطفال پر صنفی تشدد کے خلاف ایک اہم پروگرام کا انعقاد ہوا۔ پروگرام کا افتتاح نرپت گنج بلاک کے بلاک ڈیولپمنٹ آفیسر انچارج رویندر کمار، نگر پنچایت کی صدر شریمتی سانو کماری، چائلڈ ویلفیئر پولس آفیسر نرپت گنج لالی راوت، کمار ٹھاکر، جاگرن کلیان بھارتی کے صدر سنجے کمار، سچن کمار یادو، اسکول کے پرنسپل انچارج اوم پرکاش رائے نے مشترکہ طور پر شمع روشن کر کے کیا جبکہ پروگرام کی نظامت جاگرن کلیان بھارتی کے صدر سنجے کمار نے بحسن وخوبی انجام دیا۔ اس موقع پر مذکورہ تمام افسران نے عوام سے خطاب کیا اور بچوں و بچیوں کی کمسنی کی شادیوں کے حوالے سے موجود لوگوں میں بچوں اور اساتذہ کا پارلیمنٹ پروگرام استحصال، انسانی اسمگلنگ، چائلڈ لیبر، اسکول چھوڑنے والے بچوں کو جوڑنے، صنفی بنیاد پر تشدد جیسے موضوعات پر تبادلہ خیال کیا گیا اور نگر پنچایت نرپت گنج میں موجود اسکولی بچوں اور عہدیداروں کے ذریعہ مشترکہ طور پر عوام کو بیدار کرنے کے لئے ایک بیداری ریلی نکالی گئی، جس سے لوگوں کے درمیان شاندار پیغام پہنچا۔

پل اور این ایچ پر گاڑیوں کے دباؤ میں اضافہ

پٹنہ سٹی (محمد فیض)

مہاتما گاندھی سیتو پر حاجی پور سے پٹنہ آنے والی مشرقی لین اور پٹنہ سے حاجی پور جانے والی مغربی لین پر گاڑیوں کا مسلسل دباؤ تھا۔ جس کی وجہ سے وقفے وقفے سے ٹریفک جام رہا۔ گاڑیوں کے بڑھتے ہوئے دباؤ کی وجہ سے مہاتما گاندھی سیتو پر وقفے وقفے سے ٹریفک جام سے نمٹنے کے لیے اضافی ٹریفک پولیس کو تعینات کیا گیا ہے۔ ڈی ایس پی انیل کمار نے بتایا کہ گاڑیوں کی آسانی سے نقل وحرکت کو یقینی بنانے کے لیے پل پر اضافی پولیس فورس تعینات کی گئی ہے۔ پل اور این ایچ پر گاڑیوں کے مسلسل دباؤ کے باعث ٹریفک جام کا مسئلہ پیدا ہورہا ہے۔ جس کی وجہ سے مسافروں کو پریشانی کا سامنا ہے۔ دراصل، پل پر ہر بہر کھیترا امیلہ ہونے کی وجہ سے گاڑیوں کا دباؤ بڑھ گیا ہے۔ ایسے میں یہ مسئلہ پیدا ہورہا ہے۔ تعینات پولیس اہلکار مال گاڑیوں کو روک کر جام میں پھنسی مسافر گاڑیوں کو آگے بڑھانے کا کام کررہے ہیں۔ جام کے باعث مسافروں کو پریشانی کا سامنا کرنا پڑا۔ جس کی وجہ سے لوگوں کو مشکلات کا سامنا کرنا پڑا۔

سی پی ایم پٹنہ سٹی کمیٹی کی کانفرنس اختتام پذیر

پٹنہ سٹی (محمد فیض)

سی پی ایم پٹنہ سٹی کمیٹی کی 24ویں کانفرنس کھیمنیچک میں اختتام پذیر ہوئی۔ کانفرنس کا افتتاح ریاستی سکریٹری بورڈ ممبر ارون مشرا اور کانفرنس سپروائزر ضلع سکریٹری منوج کمار چندراونشی نے کیا۔ کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے مقررین نے کہا کہ پٹنہ شہر میں محنت کش غریبوں کی بڑی تعداد ہے جن کے پاس بنیادی سہولتیں بہت کم ہیں۔ غریبوں کو سرکاری اسکیموں کا فائدہ بھی نہیں مل رہا ہے۔ بلاک سے لے کر ضلع ہیڈکوارٹر تک بدعنوان سرکاری افسران، ملازمین اور دلالوں کے درمیان ہاتھا پائی جاری ہے۔ ریاستی حکومت بار بار اعلان کررہی ہے کہ بے گھر افراد کو زمین اور مکان دیا جائے گا لیکن یہ صرف اعلان تک محدود ہے۔ تصفیہ کا عمل آگے نہیں بڑھ رہا۔ غریبوں کو سرکاری ہسپتالوں میں آسانی سے بستر نہیں مل رہے ہیں۔ تعلیم سے لے کر صحت کی سہولیات تک ہر چیز میں زبردست گراوٹ ہے۔ کانفرنس میں تمام غریبوں کے حقوق کے لیے تحریک کو تیز کرنے پر زور دیا گیا۔ کانفرنس میں تین سالہ رپورٹ پیش کی گئی۔ ترلوکی پانڈے کو متفقہ طور پر سکریٹری منتخب کیا گیا۔ 15 رکنی کمیٹی تشکیل دی گئی۔ جس میں امود کمار، وشوناتھ کمار، سنجے چٹر جی، شنکر شاہ، سوجیت کمار، گوپال شرما، سریتا پانڈے، انیل راجک، امرناتھ مہتو، دنیش پرساد، کولیشور پاسوان، یوگیندر یادو، ستیندر لال، پارس ناتھ پال، محمد نسیم شامل ہیں۔ کانفرنس میں ضلع کمیٹی کے ارکان چنو سنگھ، کلبھوشن گوپال، راجیو رنجن، انیل کمار، ول کمار اور دیگر نے اپنے خیالات پیش کئے۔ کانفرنس کے اسٹیج کا نام عظیم ادبی کامریڈ گھندی رام اور کشواہا نندن کے نام پر رکھا گیا تھا۔ کانفرنس کی صدارت امود کمار اور سوجیت کمار نے کی۔

پرنٹر پبلیشر، پروپرائٹر، ایڈیٹر، قمرالعابدین نے کوالیٹی پریس ہند پیڑھی رانچی سے چھپوا کر کے-بی ٹاور ملاح ٹولی، تیواری ٹینک روڈ رانچی سے شائع کیا
Owner,Publisher,Printer & Editor Qamrul Abdin Printed at Quality Press Hindpiri Ranchi,& Publisheng From K.B.Tower Mallah Toli,Tiwari Tank Road, Ranchi,Pin.834001(Jharkhand) Mob. 9334346898

ایڈووکیٹ زرگر پٹنوی ڈی جی نیشنل ہیومن رائٹس سوشل جسٹس کونسل آف انڈیا نے انسانی حقوق کے عالمی دن کی تقریبات کی قیادت کی، ممتاز رہنماؤں نے اہم مسائل پر خطاب کیا

*10 دسمبر 2024 انسانی حقوق کے عالمی دن کے موقع پر نیشنل ہیومن رائٹس سوشل جسٹس کونسل آف انڈیا کے ڈائریکٹر جنرل ایڈوکیٹ زرگر پٹنوی نے ایک پراثر تقریب کی قیادت کی جس میں انسانی حقوق کو برقرار رکھنے اور ان کے تحفظ کے لیے اجتماعی کوششوں کی ضرورت پر زور دیا گیا۔تقریب کے دوران، محترم کارکنوں کی غیر متزلزل لگن کی تعریف کی۔ بی جے پی اقلیتی مورچہ کے صدر عزت انسانی حقوق کی سنگین خلاف ورزی قرار دیا۔عزت مآب منیش شرما، جے کے ایف مغربی پاکستان کے پناہ گزینوں کو درپیش چیلنجوں پر روشنی ڈالی اور کشمیری پنڈتوں انسانی خدمت کے اہم مسائل پر توجہ دلائی، جبکہ ڈاکٹر۔نیشنل چیئرپرسن شاہدہ بنیادی حقوق کے لیے لڑنے کی ترغیب دی۔ پرویز ملک، چیف نیشنل جنرل شراکت کو تسلیم کرتے ہوئے، اور ای آر۔قومی مشیر ولی محمد نے مساوات اور تقریب کا اختتام ایک طاقتور پیغام کے ساتھ کیا، جس میں ہر انسان کے حقوق اور انہوں نے اس بات پر زور دیا کہ سماجی کارکن اس مشن میں اہم کردار ادا کرتے

یودھویر سیٹھی، ایم ایل اے، نے انسانیت کی حفاظت کی اہمیت پر روشنی ڈالی اور سماجی مآب رنجودھ سنگھ نلوا نے سرحدوں پر بے گناہوں کے قتل کی شدید مذمت کرتے ہوئے اسے ای ڈی کے سابق وائس چیئرمین اور آل مورچہ بی جے پی کے انچارج نے پی او کے اور کی بحالی کی فوری ضرورت پر زور دیا۔ڈاکٹر انیل پادھا،نیشنل ایگزیکٹیو پریذیڈنٹ نے پروین نے بااختیار بنانے کی اہمیت پر زور دیتے ہوئے خواتین کو آگے بڑھنے اور اپنے سکریٹری، نے تمام سماجی کارکنوں کا پرتپاک خیرمقدم کیا، معاشرے میں ان کی اہم انصاف کے فروغ میں ان کی انتھک کوششوں کی تعریف کی۔ایڈوکیٹ زرگر پٹنوی نے عزت کے تحفظ کے لیے افراد، حکومتوں اور تنظیموں کی اجتماعی ذمہ داری کا اعادہ کیا گیا۔ ہیں، ہر ایک پر زور دیا کہ وہ ان کی کوششوں کا ساتھ دیں۔اس تقریب نے انسانی حقوق کی وکالت کی مسلسل ضرورت اور سب کے لیے انصاف، مساوات اور وقار کو یقینی بنانے میں سماجی کارکنوں اور رہنماؤں کے اہم کردار کی ایک مضبوط یاددہانی کا کام کیا۔

18 سالہ ثانیہ ممتاز سے ملو: جموں وکشمیر کا ایک ابھرتا ہوا ستارہ عالمی سطح پر ہندوستان کی نمائندگی کے لیے تیار ہے

J&K کے نوجوان کھلاڑی نے تائیکوانڈو، کِک باکسنگ اور مزید میں گولڈ میڈل جیتا

جموں وکشمیر کی ایک قابل ذکر نوجوان کھلاڑی، کامیابیوں کی ایک شاندار فہرست کے ساتھ کھیلوں کی دنیا میں اپنا نام پہلے ہی نقش کر چکی ہے۔ممتاز احمد کی بیٹی ثانیہ نہ صرف گورنمنٹ ویمن کالج، پریڈ، جموں کی ایک ہونہار طالبہ ہے، بلکہ وہ تائیکوانڈو اور کِک باکسنگ میں تعریفیں جیت کر متعدد باوقار انٹر کالج تائیکوانڈو چیمپئن شپ میں گولڈ میڈل جیت کر اپنے دونوں کا مظاہرہ کیا۔اس نے انفرادی پومسے زمرے میں چاندی کا تمغہ ایک ایسا نظم ہے جس کے لیے تائیکوانڈو میں درست حرکات اور تکنیکی کامیابیاں تائیکوانڈو تک نہیں رکتی ہیں۔اس نے کِک باکسنگ میں گولڈ ساکھ کو مزید مستحکم کیا۔اس کھیل میں اس کی فضیلت نے اسے انتہائی جگہ دی ہے، جو ایک قومی سطح کا مقابلہ ہے جو ہندوستان کے بہترین کِک ہیں۔عالمی سطح پر ہندوستان کی نمائندگی کرنے کی اٹل خواہش کے ساتھ، سفر ایک متاثر کن مثال ہے کہ کس طرح لگن اور استقامت چھوٹی عمر میں گفتگو کرتے ہوئے ثانیہ نے اپنے والدین اور کوچ دونوں سے ملنے مسلسل حوصلہ افزائی کے بغیر، میں اس مقام تک نہیں پہنچ سکتا جہاں میں

کھیلوں میں گولڈ میڈلسٹ بھی بن چکی ہیں۔ثانیہ نے حال ہی میں علاقے کا سر فخر سے بلند کیا، جہاں اس نے اپنی مہارت اور ذہنی سختی حاصل کر کے اپنی غیر معمولی اتھلیٹک صلاحیتوں کا مزید مظاہرہ کیا، یہ مہارت کی ضرورت ہوتی ہے۔لیکن یہ سب نہیں ہے۔ ثانیہ کی میڈل بھی جیتا، جس نے ایک ہمہ گیر مارشل آرٹسٹ کے طور پر اپنی مسابقتی آل انڈیا کِک باکسنگ چیمپئن شپ (AIIU2024) میں باکسروں کا امتحان لے گا۔ثانیہ کی نظریں اور بھی بڑے اہداف پر وہ اولمپکس اور ایشین گیمز میں حصہ لینے کی خواہش رکھتی ہے۔اس کا بھی غیر معمولی کامیابیوں کا باعث بن سکتی ہے۔کشمیر کے ساتھ خصوصی والے تعاون کے لیے شکریہ ادا کیا۔''میرے خاندان اور کوچز کی آج ہوں۔انہوں نے ہمیشہ مجھ پر یقین کیا ہے، اور اس نے مجھے اپنے خوابوں کو پورا کرنے کا اعتماد دیا ہے،'' اس نے کہا۔ثانیہ نہ صرف خواہشمند کھلاڑیوں کے لیے ایک رول ماڈل ہیں بلکہ نوجوان لڑکیوں کو کھیلوں کے ذریعے بااختیار بنانے کے لیے ایک پرجوش وکیل بھی ہیں۔وہ ہر لڑکی کو جسمانی سرگرمیوں میں حصہ لینے اور اپنے خوابوں کو حاصل کرنے کے لیے اپنی حدود کو آگے بڑھانے کی ترغیب دیتی ہے۔'' ہر لڑکی کو آگے آنا چاہیے اور کھیلوں میں حصہ لینا چاہیے۔ یہ نہ صرف آپ کی جسمانی نشوونما میں مدد کرتا ہے بلکہ آپ کی ذہنی طاقت کو بھی بڑھاتا ہے۔ یہ اپنے آپ کو فخر کرنے، اپنے خاندان کو فخر کرنے، اور اپنے ملک کے فخر میں حصہ ڈالنے کے بارے میں ہے،'' انہوں نے مزید کہا۔اس کا پیغام واضح ہے: کھیل جسمانی، تدریسی نظم وضبط، لچک اور اعتماد سے ہٹ کر کسی کے مستقبل کو تشکیل دے سکتے ہیں۔اپنی کامیابی کے ذریعے، ثانیہ کو امید ہے کہ وہ لاتعداد دیگر نوجوان لڑکیوں کو اپنے خوابوں کا تعاقب کرنے کی ترغیب دیں گے، چاہے وہ کھیل ہو یا کوئی اور میدان۔جیسے جیسے ثانیہ ممتاز تائیکوانڈو اور کِک باکسنگ کی دنیا میں عروج حاصل کر رہی ہیں، کھیلوں میں ان کا مستقبل روشن دکھائی دے رہا ہے۔اپنے خاندان، کوچز اور کمیونٹی کے مکمل تعاون کے ساتھ، وہ عظیم چیزوں کو حاصل کرنے کے لیے تیار ہے۔اتکرجتا کے لیے اس کی لگن نہ صرف اس کے ساتھیوں کے لیے ایک تحریک ہے بلکہ کردار کی تعمیر اور ہندوستان میں نوجوان خواتین کے لیے مواقع پیدا کرنے میں کھیلوں کی طاقت کا بھی ثبوت ہے۔اپنی نگاہیں اعلیٰ ترین بین الاقوامی سطحوں پر ہندوستان کی نمائندگی پر مرکوز کیے ہوئے ہیں، ثانیہ ممتاز ایک ایسا نام ہے جسے ہم سب آنے والے برسوں میں دیکھیں گے، اور وہ یقینی طور پر اولمپک اور ایشین گیمز کا اعزاز حاصل کرنے کی راہ پر گامزن ہیں۔ثانیہ کی کامیابی کی کہانی سخت محنت، استقامت اور اس کے خاندان اور سرپرستوں کی جانب سے غیر متزلزل حمایت سے عبارت ہے۔ جیسا کہ وہ تائیکوانڈو اور کِک باکسنگ میں پیش قدمی جاری رکھے ہوئے ہے، اس کا سفر کسی کے جذبوں اور خوابوں کو پورا کرنے کی اہمیت کی ایک طاقتور یاددہانی ہے۔اپنی کامیابیوں کے ذریعے، اس نے نوجوان لڑکیوں کی نئی نسل کو کھیلوں میں حصہ لینے، حدود کو آگے بڑھانے اور عظمت کے حصول کے لیے پہلے ہی حوصلہ دینا شروع کر دیا ہے۔(KE_Kashmir Exclusive)

زمین کے تنازع پر شخص کا قتل

چھپرا، 11 دسمبر (یواین آئی) بہار کے سارن ضلع کے مشرق تھانہ علاقے میں زمین کے تنازع پر ایک شخص کا قتل کر دیا گیا۔ پولیس ذرائع نے بدھ کے روز یہاں بتایا کہ سندر گاؤں کے رہائشی وکیل میاں کے بیٹے محمد عزیز (45) کو زمین کے تنازع پر ان کے رشتہ دار نے مار پیٹ کر زخمی کر دیا تھا۔محمد عزیز کو بہتر علاج کے لیے ڈاکٹر نے پٹنہ ریفر کر دیا تھا، جہاں علاج کے دوران ان کی موت ہوگئی۔

ضرورت رشتہ (لڑکی چاہیئے)

سید/شیخ لڑکے کے لئے جس کا تعلق بہار کے ایک معزز خاندان سے ہے اور جو ملٹی نیشنل کمپنی کلکتہ میں اونچے عہدہ پر فائز ہے۔ ایک خوبصورت لمبی، تعلیم یافتہ اور دیندار سے رشتہ مطلوب ہے۔لڑکی کی عمر 27 سال سے زیادہ نہ ہوں

رابطہ نمبر:۔ 7044601806

Since- 2007
نفیسہ حج وعمرہ ٹریولس
NAFISA HAJ & UMRAH TRAVELS
NAFISA HAJ & UMRAH TRAVELS Since-2007 BAZAR SAMITI, DARBHANGA

20th Dec. 2024 (15 Days) Amount 95000/- Delhi to Delhi (Direct Flight) SAUDIA
28th Feb. 2025 Special Ramdan For 20 Days Amount 140000/- For 40 Days Amount 160000/- SAUDIA

HAJ 2025
For 40 Days Amount Rs. 700000/- (Seven Lacs) (Including all facilities)

PACKAGE INCLUSION
Air Ticket, Umrah Visa, Hotel, Insurance
Food (Breakfast, Lunch & Dinner) (Buffet System)
Roundtrip Transportation, by Bus
Ziyarat (with Experienced Tour Guide
Zamzam (as per Govt. Approval), Laundry

Documents Required
Passport (6 Months valid from departure)
2 Passport Size Photo
Pan Cards

★ زندگی کا بہترین سفر اللہ کے گھر تک، اپنی زندگی کے دن یادگار بنائیں۔ ★ اپنی سہولت کے اعتبار سے جب چاہیں عمرہ پر جائیں۔

For Any Enquiry Please Contact Us
Haji Abul Kalam (Director Darbhanga Head Office)........9835686530, 9667048262
Md. Abrar Alam (Kishanganj)........9470035621
Maulana Akbar Sb. (Kishanganj)........7763897517
Dr. Gulab (Kathihar)........8409100001
Md. Sanobar, (Darbhanga)........7004517325

وَاَتِمُّوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ لِلّٰهِ۔ ''اور اللہ کی خوشنودگی کے لئے حج اور عمرہ پورا کرو۔''

Head Office: Bazar Samiti, Shivdhara, Darbhanga (Bihar)

Important Documents: VALID PASSPORT, PAN CARD, 2 PHOTOS WITH WHITER BACKGROUND
FLIGHT BY السعودية Saudia
*4/5 PAX IN 1 ROOM SHARING
DELUXE PACKAGE
No BRANCH
Umrah 2024-25 (1446 H)
DELHI-JEDDAH-DELHI
حج 2025 بکنگ شروع
Umrah with alhamiz.in
الحميز Al-Hamiz
Hajj and Umrah Tour & Travels E-mail: alhamiz.tour@gmail.com
23x2 Kg. Baggage

Departure Date	17 Days Package Cost
04 JAN 2025-20 JAN 2025 SV759 G 04 JAN DEL-JED 20:05 -23:05 SV756 G 20 JAN JED-DEL 02:15 -09:45	95000/-
11 JAN 2025-27 JAN 2025 SV759 G 11 JAN DEL-JED 20:05 -23:05 SV756 G 27 JAN JED-DEL 02:15 -09:45	95000/-
18 JAN 2025-03 FEB 2025 SV759 G 18 JAN DEL-JED 20:05 -23:05 SV756 G 03 FEB JED-DEL 02:15 -09:45	95000/-
25 JAN 2025-10 FEB 2025 SV759 G 25 JAN DEL-JED 20:05 -23:05 SV756 G 10 FEB JED-DEL 02:15 -09:45	95000/-

:: Our Hotels ::
MAKKAH HOTEL: AL FAJR BADIE 5 550 MTR
MADINAH HOTEL: KARAM AL MADINA 100 MTR
:: Important Documents ::
VALID PASSPORT
PAN CARD
2 PHOTOS WITH WHITE BACKGROUND

Government Reg No: 20XX/04680
www.almataftravel.com
ISO Certified 9001 2002 Company
AL-Mataf Travel
المطاف ٹریول
بہترین خدمات اور مناسب خرچ میں حج وعمرہ کرنے کے لئے رابطہ کریں
Umrah Package 15 Days
Dec 2024 Jan & Feb 2025 / Flight From Delhi
Budget 69,000 Makkah Hotel with Bus service, Madina Hotel with Bus service
Standard 82,000 Burj Diyafa 900 Mtrs, Erjawan AL Sada 450 Mtrs
S. Deluxe 88,000 Wahat AL Diyafa 550 Mtrs, AL Baity 50 Mtrs
Dec 2024 Jan & Feb 2025 / Flight From Patna & Ranchi
Budget 82,000 Makkah Hotel with Bus service, Madina Hotel with Bus service
Standard 97,000 Burj Diyafa 900 Mtrs, Erjawan AL Sada 450 Mtrs
S. Deluxe 1,11,000 Wahat AL Diyafa 550 Mtrs, AL Baity 50 Mtrs
حج مبرور
Hajj 2025 INR: 5,70,000 /- TCS: 5% Extra
Booking Open
رمضان المبارک
Ramzaan Umrah 2025
First 20 Days 1,05,000/-
Last 20 Days 1,15,000/-
Full Month 30 Days 1,21,000/-
Umrah Package Includes:
Ticket, Visa, Food, Hotel, Ziyarat, Laundary, Zam zam, Transport
We also do 07 Days, 10 Days, 20 Days Customized Umarh Package.
Umrah + Dubai | Umrah + Turkey | Umrah + Uzbekistan | Umrah + Baitul Maqdas
New Travel Partner & Agents are Welcome
We have every week Umrah Group departure from Delhi, Patna & Ranchi.
Head Office: Patna S 103, First Floor, Imam Shopping Center Patna Market, Ashok Rajpath, Patna - 800004 (Bihar)
Call us:: 8750102283, 9450914885
Delhi 8750420155 | Ranchi 9308992564 | Varanasi 7860822282 | Chapra 9852751170 | Siwan 7068782707

انڈو عرب حج عمرہ ٹریولس
INDO Arab Hajj Umrah Travels
TATA
Hajj . Umrah . Zeyarat
1st Floor, Behind Woodland Showroom, Sikandar Manzil, Fraser Road, PATNA -1
CONTACT US ON :- 0612-4013652, 6207670927, 9308102375, 9097171909
Email : indoarabhajjumrahtravels@gmail.com website : www.indoarabhajjumrahtravels.com
Narrated by Abu Huraira : Umrah is an forgiveness for the sins committed.

23 DEC 2024	23 JAN 2025	6 APRIL 2025
1,09,000/-	1,09,000/-	1,09,000/-
SAUDI AIRLINES	SAUDI AIRLINES	SAUDI AIRLINES
PATNA-PATNA	PATNA-PATNA	PATNA-PATNA

BOOK ATLEAST 20 DAYS BEFORE DATE TO AVAIL BENEFITS
RAMADAN -2025
FIRST 20 DAYS-1,39,000/-
LAST 22 DAYS-1,59,000/-
FULL MONTH-1,79,000/-
BOOKING STARTED FOR RAMADAN & SHAWWAL 2025
HOTEL MAKKAH-MISFLAH HOTEL MADINA-MARKAZIA
PACKAGE INCLUDES:- FLIGHT TICKET, VISA & INSURANCE, HOTEL ACCOMODATION (MAKKAH & MADINA), 3 TIMES MEALS, GUIDE FOR ZIYARAT, TRANSPORT FACILITY, ZAMZAM & LAUNDARY
A complete HAJJ UMRAH & ZIYARAT Package Solution